

اسکا حکم یہ ہے کہ وزن کا برابر ہو یا ضروری نہیں ایک روپیہ کا چاہے جتنا سونا
 ملے جائز ہے اس طرح ایک اشرفی کی چاہے جتنی چاندی ملے جائز ہے لیکن
 جدا ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جانا کچھ اُدھار نہ رہنا یہاں بھی واجب ہے
 جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔ مکملہ بازار میں چاندی کا بھاؤ بہت تیز ہے یعنی اٹھارہ
 آنہ کی روپیہ بھر چاندی ملتی ہے روپیہ کی روپیہ بھر کوئی نہیں دیتا یا چاندی
 زیور بہت عمدہ بنا ہوا ہے اور دس روپیہ بھر اس کا وزن ہے مگر بارہ سے کم میں
 نہیں ملتا تو سود سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ روپیہ سے نہ خریدو بلکہ پیسوں سے خریدو
 اور اگر زیادہ لینا ہو تو اشرفیوں سے خریدو یعنی اٹھارہ آنہ پیسوں کے عوض میں روپیہ بھر
 چاندی دیلو یا کچھ ریزگاری یعنی ایک روپیہ سے کم اور کچھ پیسے دیکر خریدو تو گناہ نہ ہوگا
 لیکن ایک روپیہ نقد اور دو آنہ پیسہ نہ دینا چاہیے نہیں تو سود ہو جاوے گا اس طرح
 اگر آٹھ روپیہ بھر چاندی نو روپیہ میں لینا منظور ہے تو سات روپیہ اور دو روپیہ کے
 پیسے دیدو تو سات روپیہ کے عوض میں سات روپیہ بھر چاندی ہو گئی باقی سب چاندی
 ان پیسوں کے عوض میں آگئی اگر دو روپیہ کے پیسے نہ دو تو کم سے کم اٹھارہ آنہ پیسے ضرور
 دینا چاہیے یعنی سات روپیہ اور چودہ آنہ کی ریزگاری اور اٹھارہ آنہ پیسے دیے تو چاندی
 کے مقابلہ میں تو اُسی کے برابر چاندی آئی جو کچھ بچی وہ سب پیسوں کے عوض میں ہو گئی
 اگر آٹھ روپیہ اور ایک روپیہ کے پیسے دو گے تو گناہ سے نہ بچ سکو گے کیونکہ آٹھ
 روپیہ کے عوض میں آٹھ روپیہ بھر چاندی ہونی چاہیے پھر یہ پیسے کیسے اسلئے سود ہو گیا اگر
 اتنی بات ہمیشہ خیال رکھو کہ جتنی چاندی لی ہو تم اس سے کم چاندی دو اور باقی پیسے دیدو اگر پانچ روپیہ
 بھر چاندی لی تو پورے پانچ روپیہ نہ دو اس روپیہ بھر چاندی لی ہو تو پورے دس روپیہ

کم و کم دو باقی پیسے شامل کر دو تو سود ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس طرح ہرگز سودا
 نہ ملے گا کہ نو روپیہ کی اتنی چاندی دید و بکھریوں کو سات روپیہ اور دو روپیہ کے
 بیسوں کی عوض میں چاندی دید و اور اگر اُس طرح کہ اتنا پھر سود ہو گیا خوب سمجھ لو
 مسئلہ اور اگر دونوں لینے دینے والے رضامند ہو جائیں تو ایک آسان
 بات یہ ہے کہ جس طرف چاندی وزن میں کم ہو اُس طرف پیسے شامل ہونے
 چاہئیں مسئلہ اور ایک اس لئے بھی زیادہ آسان بات یہ ہے کہ دونوں
 آدمی جتنے چاہیں روپیہ رکھیں اور جتنی چاہیں چاندی رکھیں مگر دونوں
 آدمی ایک ایک پیسہ بھی شامل کر دیں اور یوں کہہ دیں کہ ہم اس چاندی اور
 اس پیسہ کو اس روپیہ اور اس پیسہ کے بدلہ لیتے ہیں سارے کو بیسوں سے
 بچا جاوے گی مسئلہ اگر چاندی ہستی ہے اور ایک روپیہ کی ڈیڑھ روپیہ بھر
 ملتی ہے روپیہ کی روپیہ بھر لینے میں اپنا نشان ہے تو اُسکے لینے اور سودے
 بچنی کی یہ صورت ہے کہ داموں میں کچھ نہ کچھ پیسہ ضرور ملا دو کم سے کم دو ہی آنہ
 یا ایک آنہ یا ایک پیسہ ہی سہی مثلاً اس روپیہ کی چاندی بند رہے روپیہ بھر
 خریدی تو نو روپیہ اور ایک روپیہ کے پیسے دید و یاد وہی آنہ پیسے دید و باقی
 روپیہ اور ریز گاڑی دید و تو ایسا سمجھیں گے کہ چاندی کے عوض میں اُس کے
 برابر چاندی لی باقی سب چاندی ان بیسوں کی عوض میں ہے اس طرح گناہ نہ ہوگا
 اور وہ بات یہاں بھی ضرور خیال رکھو کہ یوں نہ کہو کہ اس روپیہ کی چاندی دید و بکھریوں
 کو نو روپیہ اور ایک روپیہ کے پیسوں کے عوض میں یہ چاندی دید و غرض کہ جتنے
 پیسے شامل کرنا منظور ہیں معاملہ کر کے وقت اُنکو صاف کر بھی دو ورنہ سود

بچاؤ نہوگا مسئلہ کھڑی اور خراب چاندی دیکر اچھی چاندی لینا ہے اور اچھی
 چاندی اسکے برابر نہیں مل سکتی تو یوں کر وہ یہ خراب چاندی پہلے بیچ ڈالو جو دایم ملے
 انکی اچھی چاندی خرید لو اور بیچنے اور خریدنے میں اسی قاعدہ کا خیال رکھو
 جو اوپر بیان ہوا یا بیان بھی دونوں آدمی ایک ایک پیسہ شامل کر کے بیچ لو خرید لو
 مسئلہ عورتیں اکثر بزاز سے سچا گوشت پٹھا لچک خریدتی ہیں اُس میں بھی ان
 مسئلوں کا خیال رکھو کیونکہ یہ بھی چاندی ہے اور روپیہ چاندی کا اسکے عوض
 دیا جاتا ہے بیان بھی آسان بات وہی ہے کہ دونوں طرف ایک ایک پیسہ ملا لیا
 جاوے مسئلہ اگر چاندی یا سونے کی بنی ہوئی کوئی ایسی چیز خریدی
 جس میں فقط چاندی ہی چاندی ہے یا فقط سونا ہے کوئی اور چیز نہیں ہے تو اسکا
 بھی یہی حکم ہے کہ اگر سونے کی چیز چاندی یا روپیوں سے خریدے یا چاندی
 کی چیز شرفی سے خریدے تو وزن میں چاہے جتنی ہو جائز ہے فقط
 اتنا خیال رکھو کہ اسی وقت لین دین ہو جاوے کسی کے ذمہ کچھ باقی نہ
 رہے اور اگر چاندی کی چیز روپیوں سے اور سونے کی چیز شرفیوں سے
 خریدے تو وزن میں برابر ہونا واجب ہے اگر کسی طرف کچھ کمی بیشی ہو تو
 اسی ترکیب سے خریدو جو اوپر بیان ہوئی مسئلہ اور اگر کوئی ایسی چیز ہے
 کہ چاندی کے علاوہ اُس میں کچھ اور بھی لگا ہوا ہے مثلاً جوشن کے اندر
 لاکھ بھری ہوئی ہے تو نگون پرنگ جڑے ہیں انکو ٹھیکوں پر بیچنے رکھو
 ہیں یا جوشنوں میں لاکھ تو نہیں ہے لیکن تاگون میں گئے ہوئے
 ہیں ان چیزوں کو روپیوں سے خریدو تو دیکھو اُس چیز میں کتنی چاندی ہے

وزن میں اُتنے ہی روپیوں کے برابر ہے جتنے کو تینے خریدا ہے
یا اُس سے کم ہے یا اُس سے زیادہ اگر روپیوں کی چاندی سے اُس چیز کی
چاندی یقیناً کم ہو تو یہ معاملہ جائز ہے اور اگر برابر یا زیادہ ہو تو سود ہو گیا
اور اُس سے بچنے کی وہی ترکیب ہے جو بیان ہوئی کہ دام کی چاندی اُس
زیور کی چاندی سے کم رکھو اور باقی پیسے شامل کر دو اور اسی وقت لین دین
ہو جانا ان سب مسئلوں میں بھی شرط ہے ~~مسئلہ~~ اپنی انگوٹھی سے کسی کی
انگوٹھی بدل لی تو دیکھو اگر دونوں پر نگ لگا ہو تب تو ہر حال یہ بدل لینا
جائز ہے چاہے دونوں کی چاندی برابر ہو یا کم زیادہ سب درست ہے
البتہ ماتحتہ دریاختہ ہو نا ضروری ہے اور اگر دونوں سادی یعنی بڑنگ کی
ہوں تو برابر ہو نا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہو گئی تو سود ہو جاوے گا
اگر ایک پر نگ ہے اور دوسری سادی تو اگر سادی میں زیادہ چاندی
ہو تو یہ بدلنا جائز ہے ورنہ مسلم اور سود ہے اس طرح اگر کسی وقت
دونوں طرف سے لین دین ہوا ایک لئے تو ابھی دیدی دوسرے نے کہا
ہم میں ذرا دیر میں خرید ونگی تو یہاں بھی سود ہو گیا ~~مسئلہ~~ جن مسلمانوں میں
اسی وقت لین دین ہونا شرط ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کے
جدا اور علیحدہ ہونے سے پہلے ہی پہلے لین دین ہو جاوے اگر ایک آدمی
دوسرے سے الگ ہو گیا اُس کے بعد لین دین ہوا تو اس کا اعتبار نہیں یہ بھی سود
میں داخل ہے مثلاً تم نے دس روپیہ کی چاندی یا سونا یا چاندی سونے کی
کوئی چیز سونار سے خریدی تو تم کو چاہئے کہ روپیہ اسی وقت دیدو اور

اُسکو چاہیے کہ وہ چیز اُس وقت دیدے اگر سونا چاندی اپنے ساتھ نہیں لایا
 اور یوں کہا کہ میں گھر جا کر ابھی بچہ دو لگا تو یہ جائز نہیں بلکہ اُس کو چاہیے کہ
 یہیں منگوا دے اور اُسکے سنگوانے تک لینے والا بھی وہاں سے
 نہ ہلے نہ اُسکو اپنے سے الگ ہونے دے اگر اُس نے کہا تم میرے
 ساتھ چلو میں گھر پونچ کر دید و لگا تو جہاں جہاں وہ جائے برابر اُسکے
 ساتھ ساتھ رہنا چاہیے اگر وہ اندر چلا گیا یا اور کسی طرح الگ ہو گیا
 تو گناہ ہوا اور وہ بیع ناجائز ہو گئی اب پھر سے معاملہ کریں مسئلہ
 خریدنے کے بعد تم گھر میں روپیہ لینے آئیں یا وہ کہیں پیشاب وغیرہ
 کے لیے چلا گیا یا اپنی دوکان کے اندر ہی کسی کام کو گیا اور ایک دوسرے
 سے الگ ہو گیا تو یہ ناجائز اور سودی معاملہ ہو گیا مسئلہ اگر تھاری
 پاس اُس وقت روپیہ نہوا اور اُدھار لینا چاہو تو اُسکی تدبیر یہ ہے کہ جتنے دام
 تم کو دینا چاہیے اتنے روپیہ اُس سے قرض لیکر اُس خریدی ہوئی چیز کے
 دام بیباق کر دو قرض کی ادائیگی تمہارے ذمہ رہ جائے گی اُسکو جب چاہے دیدنا
 مسئلہ ایک کا مدار دو پٹہ یا ٹوپی وغیرہ دس روپیہ کو خریدا تو دیکھا اُس میں
 روپیہ بھر چاندی نکلے گی بے روپیہ بھر چاندی اُس میں ہوا اتنے روپیہ اُس وقت
 پاس رہتے رہتے دیدینا واجب بن باقی روپیہ جب پاہو وہی حکم جزاؤں پر
 وغیرہ کی خرید کا ہے مثلاً پانچ روپیہ کا زیور خریدا اور اُس میں دو روپیہ بھر چاندی ہو
 تو دو روپیہ اُس وقت دید و باقی جب چاہے دینا مسئلہ ایک روپیہ یا کسی
 روپیہ کے پیسے لیے یا پیسے پر کر روپیہ لیا تو اسکا حکم یہ ہے کہ دونوں طرح

لین دین ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ایک طرف سے ہو جانا کافی ہے
 مثلاً تم نے روپیہ تو اُس وقت دیدیا لیکن اُس نے پیسے ذرا دیر بعد
 دیئے یا اُس نے پیسے اُس وقت دیدیئے تم نے روپیہ علیحدہ ہونے کے
 بعد دیا یہ درست ہے البتہ اگر پیسوں کے ساتھ کچھ ریزگاری بھی لی ہو
 تو اُنکا لین دین دونوں طرف سے اُس وقت ہو جانا چاہیے کہ یہ روپیہ
 دیدے اور وہ ریزگاری دیدے لیکن یاد رکھو کہ پیسوں کا یہ حکم اُس وقت
 ہے جب دو کاندار کے پاس پیسے ہیں تو سہی لیکن کسی وجہ سے دے
 نہیں سکتا یا گھر پر تھے وہاں جا کر لا دے گا تب دے گا اور اگر پیسے
 نہیں تھے یوں کہا جب سودا بکے اور پیسے آدین تو لے لینا یا کچھ پیسے
 ابھی دیدے اور باقی کی نسبت کہا جب بکری ہو اور پیسہ آدین تو لے لینا
 یہ درست نہیں اور چونکہ اکثر پیسوں کے موجود نہ ہونے ہی سے یہ ادھار ہوتا
 ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ بالکل پیسے ادھار کے نہ چھوڑے
 اور اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے تو یوں کرو کہ جتنے پیسے موجود ہیں وہ قرض لیں
 اور روپیہ امانت رکھا دو جب سب پیسے دے اُس وقت بیچ کر لینا مسئلہ
 اگر اشرفی دے کر روپیہ لے لے تو دونوں طرف سے لین دین سامنے رہتے
 رہتے ہو جانا واجب ہے مسئلہ چاندی سونے کی چیز روپیوں یا اشرفیوں سے
 خریدی اور یہ شرط کر لی کہ ایک دن تک یا تین دن تک ہکو لینے نہ لینے کا اختیار
 ہے تو یہ جائز نہیں ایسے معاملہ میں یہ اقرار نہ کرنا چاہیئے مسئلہ اب ان
 چیزوں کا حکم سُنو جو تول کر کہتی ہیں جیسے انبج گوشت لوہا تا بنا ترکاری نمک وغیرہ

اس قسم کی چیزوں میں سے اگر ایک چیز کو کسی قسم کی چیز سے جینا اور بدلنا چاہو
مثلاً ایک گھون دیکر دوسرے گھون لئے یا ایک دھان دیکر دوسرے
دھان لئے یا آٹے کی عوض آٹا یا سیڑج کوئی اور چیز لی غرض کہ دونوں طرف
ایک ہی قسم کی چیز ہے تو ہمیں بھی اُن دونوں باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے
ایک تو یہ دونوں طرف بالکل برابر ہو ذرا بھی کسی طرف کی بیشی نہ ہو ورنہ سو ہو جاوے گا
دوسری یہ کہ اُسی وقت ماتھ در ماتھ دونوں طرف سے لین دین اور قبضہ ہو جاوے گا
اگر قبضہ نہ ہو تو کم سے کم اتنا ضرور ہو کہ دونوں گھون الگ کر کے رکھ دیے جاویں
تم اپنے گھون تول کر الگ رکھ دو کہ دیکھو یہ رکھے ہیں جب تمہارا جی چاہے لیجانا یا سیڑج
وہ بھی اپنے گھون تول کر الگ کر دے اور کہہ دے کہ یہ تمہارے لئے لک کھو ہیں جب چاہو
لیجانا اگر یہ بھی نکلیا اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئی تو سود کا گناہ ہوا مسئلہ
خراب گھون دیکر اچھے گھون لینا منظور ہے یا برا آٹا دیکر اچھا آٹا لینا ہے اس لئے
اُس کے برابر کوئی نہیں دیتا تو سود سے بچنے کی یہ ترکیب ہے اس گھون
یا آٹے وغیرہ کو بیوی نے سیدھ و کہہ لئے اتنا آٹا دو آنہ کو بیچا پھر اُسی دو آنہ کی عوض
اُس سے وہ اچھے گھون لئے تو یہ جائز ہے مسئلہ اور اگر ایسی چیزوں میں
جو تول کر بکتی ہیں ایک طرح کی چیز ہو جیسے گھون دیکر دھان لئے یا جو چنا جو رنگ
وشت ترکاری وغیرہ کوئی اور چیز لی غرض کہ ادھر اور چیز ہے اور ادھر اور چیز دونوں
طرف ایک چیز نہیں تو اس صورت میں دونوں کا وزن برابر ہونا واجب نہیں سیر طہر
نہیوں دیکر چاہے دس سیر دھان وغیرہ لئے لو۔ یا چھٹانک ہی بھر لو تو سب جائز ہے
بتہ وہ دوسری بات یہاں بھی واجب ہے کہ سامنے رہتے رہتے دونوں طرف سے

لین دین ہو جاوے یا کم سے کم اتنا ہو کہ دونوں کی چیزیں الگ کر کے رکھ دینی
 جاوے یا اگر ایسا نکلیا تو سود کا گناہ ہو گیا مسئلہ سیر بھر چنے کی عوض میں کچن
 سے کوئی ترکاری لی پھر گھنٹوں کاٹنے کے لئے اندر کوٹھری میں گئی وہاں سے
 الگ ہو گئی تو یہ ناجائز اور حرام ہے اب پھر سے معاملہ کرے مسئلہ اگر اس
 قسم کی چیز جو تو لکر بکتی ہے روپیہ پیسہ سے خریدی یا کپڑے وغیرہ کسی ایسی چیز
 بدلی ہے جو تو لکر نہیں بکتی بلکہ گز سے ناپ کر بکتی ہو یا گنتی سے بکتی ہے مثلاً ایک
 تھان کپڑا دیکر گھنٹوں وغیرہ لیے یا گھنٹوں چنے دیکر امرود نارنگی ناپا پی اندری
 ایسی چیزیں لین جو گن کر بکتی ہیں غرض کہ ایک طرف ایسی چیز ہے جو تو لکر بکتی ہے
 اور دوسری طرف گنتی سے یا گز سے ناپ کر بکنے والی چیز ہے تو اس صورت میں
 ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی واجب نہیں ایک پیسے کے چاہے جتنے
 گھنٹوں آٹا ترکاری خریدے اس طرح کپڑا دیکر چاہے جتنا آٹا لیوے گھنٹوں
 چنے وغیرہ دیکر چاہے جتنے امرود نارنگی وغیرہ لیوے اور چاہے اسی وقت
 اس جگہ رہتے رہتے لین دین ہو جاوے چاہے الگ ہونے کے بعد
 ہر طرح یہ معاملہ درست ہے مسئلہ ایک طرف چھنا ہوا آٹا ہے دوسری
 طرف بے چھنا یا ایک طرف موٹا ہے دوسری طرف باریک تو بدلتے وقت
 ان دونوں کا برابر ہونا بھی واجب ہے کمی زیادتی جائز نہیں اگر ضرورت پڑے
 تو اسکی وہی ترکیب ہے جو بیان ہوئی اور اگر ایک طرف گھنٹوں کا آٹا ہے دوسری
 طرف چنے کا یا جوار وغیرہ کا تو اب وزن میں دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں مگر
 دوسری بات بہر حال واجب ہے کہ ہاتھ در ہاتھ لین دین ہو جاوے مسئلہ

اگھون کو آٹے سے بدلنا کس طرح درست نہیں چاہے سیر جگر گھون دیکر سیر ہی بھر
 لو چاہے کچھ کم زیادہ لو بھر حال ناجائز ہے البتہ اگر گھون دیکر گھون کا انا نہیں لیا بلکہ چنے وغیرہ
 کسی اور چیز کا انا لیا تو جائز ہے مگر ماتھہ در ماتھہ ہو مسئلہ سیر سون دیکر سیر سون کا تیل لیا یا تیل
 دیکر تلی کا تیل لیا تو دیکھو اگر یہ تیل جتنے لیا ہے لقیلاً اس تیل سے زیادہ ہے جو اس سون
 اور تیل میں نکلے گا تو یہ بدلنا ماتھہ در ماتھہ صحیح ہے اور اگر اس کے برابر یا کم ہو یا شہدہ اور شک ہو
 کہ شاید اس سے زیادہ ہو تو درست نہیں بلکہ سود ہے مسئلہ گائے کا گوشت دیکر
 بکری کا گوشت لیا تو دونوں کا برابر ہونا واجب نہیں کی بیشی جائز ہے مگر ماتھہ در ماتھہ ہو
 مسئلہ اپنا ٹوٹا دیکر دوسرے کا ٹوٹا لیا یا ٹوٹے کو پتیلی وغیرہ کسی اور برتن سے
 بدلا تو وزن میں دو تون کا برابر ہونا اور ماتھہ در ماتھہ ہو یا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی
 ہوئی تو سود ہو گیا کیونکہ دونوں چیزیں تانبے کی ہیں اسیلئے وہ ایک ہی قسم کی سبھی وینگی
 اس طرح اگر وزن میں برابر ہو مگر ماتھہ در ماتھہ نہ ہوئی تب بھی سود ہوا البتہ اگر ایک طرف
 تانبے کا برتن ہو دوسری طرف لوہے کا یا پتیل وغیرہ کا تو وزن کی کمی بیشی جائز ہے
 مگر ماتھہ در ماتھہ ہو مسئلہ کسی سے سیر جگر گھون قرض لیے اور پون کہا کہ ہمارے
 پاس گھون تو ہیں نہیں ہم اس کے عوض دوسیر چنے دیدیوینگے تو جائز نہیں کیونکہ اس کا مطلب
 تو یہ ہوا کہ گھون کو چنے سے بدلتی ہے اور بدلے وقت ایسی دونوں چیزوں کا اس وقت
 لین دین ہو جانا چاہئے کچھ اُدھار نہ رہنا چاہئے اگر کبھی ایسی ضرورت پڑے
 تو پون کرے کہ گھون اُدھار لیجاوے اس وقت یہ نہ کہے کہ اس کے بدلے ہم چنے
 دیدیوینگے بلکہ کسی دوسرے وقت چنے لا کر کہے ہیں اس گھون کے بدلے تم یہ
 چنے لے لو یہ جائز ہے مسئلہ یہ جتنے مسئلے بیان ہوئے سب میں

اسی وقت سامنے رہتے رہتے لینین پن ہو جانا یا کم سے کم اسی وقت سامنے
دو وزن چیزیں الگ کر کے رکھ دینا شرط ہے اگر ایسا نکلیا تو سودی معاملہ ہوا
مسئلہ جو چیزیں تو لکڑیوں بکتیں بلکہ گڑ سے ناپ کر یا گن کر بکتی ہیں ان کا حکم ہے
اگر ایک ہی قسم کی چیز دیکر اسی قسم کی چیز کو جیسے امرود دیکر دوسرے امرود دیے
یا نارنگی دیکر نارنگی یا کڑا دیکر دوسرا ویسا ہی کڑا لیا تو برابر ہونا شرط نہیں کی پیشی جائز
ہے لیکن اسی وقت لینین دین ہو جانا واجب ہے اور اگر ادھر اور چیز ہے اور اس
طرف اور چیز مثلاً امرود دیکر نارنگی لی یا گھیون دیکر امرود دیے یا تنزیب دیکر لٹھا
یا گارٹھا لیا تو بہر حال جائز ہے نہ تو دونوں کا برابر ہونا واجب ہے اور نہ اسی وقت
لین دین ہو جانا واجب ہے مسئلہ سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ علاوہ چاندی سونے
کے اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہو اور وہ چیز تو لکڑی ہو جیسے گھیون جنر کی حوض
چنا وغیرہ تب تو وزن میں برابر ہو نا بھی واجب ہے اور اسی وقت سامنے رہتے
رہتے لین دین ہو جانا بھی واجب ہے اور اگر دونوں طرف ایک ہی چیز ہے لیکن
تو لکڑیوں بکتی جیسے امرود دیکر امرود نارنگی دیکر نارنگی کڑا دیکر ویسا ہی کڑا لیا یا ادھر
سے اور چیز ہے اس طرف سے اور چیز لیکن دونوں تو لکڑی ہیں جیسے گھیون
کے بدلے چاہنے کے بدلے جوار لینا ان دونوں صورتوں میں وزن میں برابر
ہونا واجب نہیں کی پیشی جائز ہے البتہ اسی وقت لین دین ہونا واجب ہے
اور جہاں دونوں باتیں ہوں یعنی دونوں طرف ایک ہی چیز نہیں اس طرف کچھ
اور ہے اس طرف کچھ اور وہ دونوں وزن کے حساب سے بھی نہیں بلتیں
وہاں کی پیشی بھی جائز ہے اور اسی وقت لین دین کرنا بھی واجب نہیں جیسے امرود دیکر

تارنگی لینا خوب سمجھ لو مسئلہ چینی کا ایک برتن دوسرے چینی کے برتن سے بدل لیا یا چینی کو تام چینی سے بدلاتو اس میں برابری واجب نہیں ایک کے بدلے دو لیوے تب بھی جائز ہے اس طرح ایک سوئی دیکر دو سو یاں یا تین یا چار لینا بھی جائز ہے لیکن اگر دونوں طرف چینی یا دونوں طرف تام چینی ہو تو اُسی وقت سامنے رہتے رہتے لیٹ دین ہو جانا چاہیئے اور اگر قسم بدل جاوے مثلاً چینی سے تام چینی بدلی تو یہ بھی واجب نہیں مسئلہ تمھارے پاس تمھاری پڑوسن آئی کہ تم نے جو سیر بھراٹا پکا پا ہے وہ روٹی ہم کو دیدو ہمارے گھر میں مہمان آئے گئے ہیں اور یہ سیر بھراٹا سیر آٹا یا گیہون لیلویا سوقت روٹی دیدو پھر ہم سے آٹا یا گیہون لے لیجیو یہ درست ہے مسئلہ اگر نوکر یا ماسے کو فی چنے منگاؤ تو اسکو خوب سمجھا دو کہ اس چیز کو اس طرح خرید کر لانا بھی ایسا نہ ہو کہ وہ بے قاعدہ خرید لاوے جس میں سو دھو جاوے پھر تم اور سب بال بچے اسکو کھا دین اور حرام کھانا کھانے کے وبال میں سب گرفتار ہوں اور جس جس کو کھلاؤ مثلاً میان کو مہمان کو سب کا گناہ تمھارے اوپر پڑے

بیع سلم کا بیان

مسئلہ فصل کٹنے سے پہلے یا کٹنے کے بعد کسی کو دس روپیہ دیے اور یوں کہا کہ دو مہینے یا تین مہینے کے بعد فلاں مہینے میں فلاں تارخ میں ہم تم سے ان دس روپیہ کے گیہون لیوین گے اور نرخ اُسی وقت طے کر لیا کہ روپیہ کے پندرہ سیر یا روپیہ کے بیس سیر کے حساب سے لیوین گے تو یہ بیع درست ہو جس مہینے کا وعدہ ہوا ہے اُس مہینے میں اسکو اُسی بھاؤ گیہون دینا پڑیں گے

چاہے بازار میں گران بکین چاہے سستے بازار کے بھاؤ کا کچھ اعتبار نہیں ہے
اور اس مع کو سلم کتے ہیں لیکن اسکے جائز ہونے کی کمی شرطیں ہیں انکو خوب غور سے
سمجھو اول شرط یہ ہے کہ گیون وغیرہ کی کیفیت خوب صاف صاف ایسی طرح بتلا
دیوے کہ لیتے دقت دولون میں جھگڑا نہ پڑے مثلاً کھدے کہ فلان قسم کا گیون
دینا بت بتلا ہونہ پالا مارا ہوا ہو عمدہ ہو خراب ہوا نمین کوئی اور چیز چنے مٹر وغیرہ نہ ملی ہو
خوب سوکے ہوں گیلے ہوں نہ خضک جس قسم کی چیز لینا ہو ویسی بتلا دینا یا بیسے تاکہ اس وقت
کچیرا نہو اگر اس وقت صرف اتنا کھد یا کہ دس روپیہ کے گیون دیدینا تو یہ ناجائز ہو ایسا یوں
کہا کہ ان دس روپیہ کے دھان دیدینا یا چانول دیدینا اسکی قسم کچھ نہیں بتلائی یہ سب
نا جائز ہے دوسری شرط یہ ہے کہ نرخ بھی اس وقت طے کرے کہ روپیہ کے پندرہ
سیر یا بیس سیر کے حساب سے لیون گے اگر یوں کہا کہ اس وقت جو بازار کا بھاؤ ہو اس
ساب سے ہسکو دینا یا اس سے دوسرے زیادہ دینا تو یہ جائز نہیں بازار کے بھاؤ کا
کچھ اعتبار نہ کر اس وقت اپنے لینے کا نرخ مقرر کر لو وقت آنے پر اسی مقررہ کے
ہوئے بھاؤ سے لے لو تیسری شرط یہ ہے کہ بے روپیہ کے لینا ہوں اس وقت
بتلا دو کہ ہم دس روپیہ یا بیس روپیہ کے گیون لین گے اگر یہ نہیں بتلا یا یوں
بول مول کہد یا کہ تھوڑے روپیہ کے ہم بھی لے لیون گے تو یہ صحیح نہیں چوکتی
شرط یہ ہے کہ اس وقت اسی جگہ کے رہتے رہتے سب روپیہ دیدیوے اگر معاملہ
کرنے کے بعد الگ ہو کر پھر روپیہ دیے تو وہ معاملہ باطل ہو گیا اب پھر سے کرنا چاہیے
سی طرح اگر پانچ روپیہ تو اس وقت دیدیے اور پانچ روپیہ دوسرے وقت دیے تو
پانچ روپیہ میں مع سلم باقی رہی اور پانچ روپیہ باطل ہو گئی پانچویں شرط یہ ہے

کہ اپنے لینے کی مدت کم سے کم ایک مہینہ مقرر کرے کہ ایک مہینے کے بعد
 فلائی تاریخ ہم گہیوں لیونگے مہینے سے کم مدت مقرر کرنا صحیح نہیں اور زیادہ چاہیے
 جتنی مقرر کرے جائز ہے لیکن دن تاریخ مہینہ سب مقرر کرے تاکہ بکھیر نہ پڑے
 کہ وہ کہے میں ابھی مذکور کا تم کہ نہیں آج ہی دوا سیلے پہلے ہی سے سب طے کر لو
 اگر دن تاریخ مہینہ مقرر نہ کیا بلکہ یوں کہا جب فصل کسے گی تب دیدینا تو یہ صحیح نہیں چھٹی
 شرط یہ ہے کہ یہ بھی مقرر کرے کہ فلائی جگہ وہ گہیوں دینا یعنی اسی شہر میں با کسی
 دوسرے شہر میں بہان لینا ہو وہاں پہنچانے کے لئے کہہ دے یا یوں کہہ
 کہ ہمارے گھر پہنچا دینا غرض کہ جو منظور ہو صاف بتلا دیوے اگر یہ نہیں بتلا یا تو صحیح
 نہیں البتہ اگر کوئی ہلکی چیز ہو جسکے لانے اور لیجانے میں کچھ غرور ہی نہیں لگتی مثلاً
 مشک فریاد یا سچے موتی یا اور کچھ تو لینے کی جگہ بتلانا ضروری نہیں جہاں یہ ملے
 اسکو دیدے اگر ان شرطوں کے موافق کیا تو بیع سلم درست ہو ورنہ درست نہیں
 سلم گہیوں وغیرہ غلہ کے علاوہ اور جو چیزیں ایسی ہوں کہ انکی کیفیت بیان کے
 مقرر کر دیا جائے کہ جتنے وقت کچھ جگہ اہو نیکا ڈرنے سے انکی بیع سلم بھی درست ہی جیسے
 انڈے اینٹیں کپڑا مگر سب باتیں طے کرے کہ اتنی بڑی اینٹ ہوا اتنی اپنی اتنی چوڑی
 کچھ اسوتی ہوا اتنا باریک ہوا شاموٹا ہوا دیسی ہوا یا ولایتی ہو غرض کہ سب باتیں بتلا دینا
 چاہیے کچھ جھلک باقی رہے سلم روپیہ کی پانچ گھڑی یا پانچ کھانچی کے حساب سے
 بھوسا بطور سلم کے لیا تو یہ درست نہیں کیونکہ گھڑی اور کھانچی کی مقدار میں بہت فرق ہوتا ہے
 البتہ اگر کسی طرح سے سب کچھ مقرر اور طے کرے یا وزن کے حساب سے بیع کرے تو درست ہو
 سلم سلم سلم کے صحیح ہونیکے یہ بھی شرط ہو کہ جو وقت معاملہ کیا ہے اسوقت سے لیکر

لینے اور وصول پانے کے زمانہ تک وہ چیز بازار میں ملتی رہے نایاب ہو
 اگر اس درمیان میں وہ چیز بالکل نایاب ہو جائے کہ اس ملک میں بازار وغیرہ ملے کو
 دوسری جگہ سے بہت مصیبت پھیل کر منگوا سکے تو وہ بیچ سلم باطل
 ہو گئی۔ مسئلہ معاملہ کرتے وقت یہ شرط کر دی کہ فصل کے گئے پر
 فلاں مینے میں ہم نے گھون لپیون گے یا فلاں نے کھیت کے گھون
 لیون گے تو یہ صحیح نہیں اس لئے یہ شرط نہ کرنا چاہیے پھر وقت مقرر پر
 اس کو اختیار ہے چاہے نئے دیوے یا پرانے البتہ اگر نئے گھون کٹ
 چکے ہوں تو نئے کی شرط کرنا بھی درست ہے مسئلہ تینے دس روپیہ
 کے گھون لینے کا معاملہ کیا تھا وہ مدت گزر گئی بلکہ زیادہ ہو گئی مگر
 اُس نے اب تک گھون نہیں دیئے نہ دینے کی امید ہے تو اب یہ کہنا
 جائز نہیں کہ ابھی تا تم گھون نہ دو بلکہ اُس گھون کے بدلے اس نے
 چنے یا اتنے دھان یا اتنی فلاں چیز دید و گھون کی عوض کسی اور
 چیز کا لینا جائز نہیں یا تو اس کو کچھ مہلت دید و اور بعد مہلت کے گھون
 لویا یا پنا روپیہ واپس لے لو اس طرح اگر بیچ سلم کو تم دونوں نے
 توڑ دیا کہ ہم وہ معاملہ توڑتے ہیں گھون نہ لیون گے روپیہ واپس دید و
 یا تم نے نہیں توڑا بلکہ وہ معاملہ خود ہی ٹوٹ گیا جیسے وہ چیز نایاب ہو گئی
 کہیں نہیں ملتی تو اس صورت میں تم کو صرف روپیہ لینے کا اختیار
 ہے اُس روپیہ کی عوض اُس سے کوئی اور چیز لینا درست نہیں پہلے
 روپیہ لے لو لینے کے بعد اُس سے جو چاہو خریدا۔

قرض لینے کا بیان

مسئلہ جو چیز ایسی ہو کہ اسی طرح کی چیز تم دے سکتے ہو اس کا قرض لینا درست ہے جیسے اناج انڈے گوشت وغیرہ اور جو چیز ایسی ہو کہ کسی طرح کی چیز دینا مشکل ہے تو اس کا قرض لینا درست نہیں جیسے مرد و نازکی بکری مرغی وغیرہ۔ مسئلہ جس زمانہ میں روپیہ کے دس سیر گیون ملتے تھے اس وقت تینے پانچ سیر گیون قرض لئے پھر گیون سستے ہو گئے اور روپیہ کے بیس سیر ملنے لگے تو تم کو وہی پانچ سیر گیون دینا پڑیں گے۔ اسی طرح اگر گران ہو گئے تب بھی جتنے لیے ہیں اتنے ہی دینا پڑیں گے۔ مسئلہ جسے گیون تم نے دیے تھے اس نے اس سے اپنے گیون ادا کیے تو اس کا لینا جائز ہے یہ سود نہیں مگر قرض سیتے کے وقت یہ کننا درست نہیں کہ ہم اس سے اچھے لین گے البتہ وزن میں زیادہ نہونا چاہیے اگر تم نے دیے ہوئے گیون سے زیادہ لیے تو یہ ناجائز ہو گیا خوب ٹھیک ٹھیک تول کر لینا دینا چاہیے لیکن اگر تھوڑا جھکنا تول دیا تو کچھ ڈر نہیں۔ مسئلہ کسی سے کچھ روپیہ باعنا۔ اس وعدہ پر قرض لیا کہ ایک مہینہ یا پندرہ دن کے بعد ہم ادا کر دیں گے اور اس نے منظور کر لیا تب بھی یہ مدت کا بیان کرنا لغو بلکہ ناجائز ہے اگر اس مدت سے پہلے ضرورت پڑے اور تم سے مانگے یا بے ضرورت ہی مانگے تو تم کو ابھی دینا پڑے گا۔ مسئلہ تم نے دو سیر گیون

یا آدا وغیرہ کچھ قرض لیا جب اُس نے مانگا تو منے کہا میں اسوقت کیوں تو
 نہیں ہوں اُسکے برے تم دو آنہ پیسے لے لو اُس نے کہا اچھا تو یہ پیسے
 اسوقت سامنے رہتے رہتے دیدینا چاہیے اگر پیسے نکالنے اندر گئی
 اور اُسکے پاس سے الگ ہو گئی تو وہ معاملہ باطل ہو گیا اب پھر سے کنا
 چاہیے کہ تم اُس ادھار گھوٹ کے بد سے دو آنہ سے دو سو روپے
 ایک روپیہ کے پیسے قرض لے پھر پیسے گراں ہو گئے اور روپیہ کے سارے
 پندرہ آنہ چلنے لگے تو اب سولہ آنہ دینا واجب نہیں ہیں بلکہ اُس کے بدلے
 روپیہ دیدینا چاہیے وہ یوں نہیں کہہ سکتی کہ میں روپیہ نہیں لیتی پیسے لے
 تھے وہی لاؤ مسئلہ گھروں میں دستور ہے کہ دوسرے گھر سے
 اسوقت دس پانچ روٹی قرض منگالی پھر جب لپنے گھر تک گئی کن کر بچدی
 یہ درست ہے

کسی کی ذمہ داری کر لینے کا بیان

مسئلہ نفیمہ کے ذمہ کسی کے کچھ روپیہ یا پیسے ہوتے تھے تم نے
 اسکی ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ دے لی تو ہم سے لے لینا یا یوں کہا ہم
 اسکے ذمہ دار ہیں ہم دیندار ہیں یا اور کوئی ایسا لفظ کسا جس سے
 ذمہ داری معلوم ہوئی اور اُس مقدار نے تمہاری ذمہ داری منظور بھی کر لی
 تو اب اسکی ادائیگی تمہارے ذمہ واجب ہو گئی اگر نفیمہ نہ دیوے
 تو تم کو دینا پڑیں گے اور اُس مقدار کو اختیار ہے جس سے چاہتے

تقاضا کرے چاہے تم سے اور چاہے غیمہ سے اب بھتک نفعیہ
قرض ادا کر دے یا معاف نہ کر لے تب تک بابر تم ذمہ دار رہو گی لبتہ
اگر وہ حق دار تمھاری ذمہ داری معاف کر دے اور کہدے کہ اب
تم سے کچھ مطلب نہیں ہم تم سے تقاضا نہ کریں گے تو اب تمھاری ذمہ داری
نہیں رہی اور اگر تمھاری ذمہ داری کے وقت ہی اس حق دار نے
منظور نہیں کیا اور کہا تمھاری ذمہ داری کا ہم کو اعتبار نہیں یا اور
کچھ کہتا تو تم ذمہ دار نہیں ہوئیں مسئلہ تم نے کسی کی ذمہ داری
کر لی تھی اور اُس کے پاس روپیہ ابھی نہ تھے اس لیے تم کو دینا پڑے
تو اگر تم نے اس قرضدار کے کہنے سے ذمہ داری کی ہو تب تو جتنا تم نے
حق دار کو دیا ہے اس قرضدار سے لے سکتی ہو اور اگر تم نے اپنی خوشی سے
ذمہ داری کی ہے تو دیکھو تمھاری ذمہ داری کو پہلے کہنے منظور کیا ہے
اُس قرضدار نے یا حق دار نے اگر پہلے قرضدار نے منظور کیا تب تو
ایسا ہی سمجھیں گے کہ تم نے لے سکے کہنے سے ذمہ داری کی لہذا اپنا روپیہ
اُس سے لے سکتی ہو اور اگر پہلے حقدار نے منظور کر لیا تو جو کچھ تم نے
دیا ہے قرضدار سے لینے کا حق نہیں ہو بلکہ اُس کے ساتھ تمھاری طرف سے
احسان سمجھا جاوے گا کہ وہ یہی اُس کا قرض تم نے ادا کر دیا وہ خود دیدے
تو اور بات ہے مسئلہ اگر حقدار نے قرضدار کو مہینہ بھر یا پندرہ
دن وغیرہ کی مہلت دیدی تو اب اتنے دن اس ذمہ داری کرنے
والے سے بھی تقاضا نہیں کر سکتے مسئلہ اور اگر تم نے اپنے پاس سے

دینے کی ذمہ داری نہیں کی تھی بلکہ اس قرضہ دار کا روپیہ تھا ہر سے پاس امانت رکھا تھا اس لئے تم نے کہا تھا کہ ہمارے پاس اس شخص کی امانت رکھی ہے ہم اس میں سے ویدیوں کے پھر وہ روپیہ چوری ہو گیا یا اور کسی طرح جا ہار یا تو اب تمہاری ذمہ داری نہیں رہی نہ اب تمہارے پاس کا دینا واجب ہے اور نہ وہ حق دار تم سے تقاضا کر سکتا ہے مسئلہ کہیں جانے کے لیے تم نے کوئی ایک یا پہلی کرایہ پر کی اور اس پہلی والے کی کسی نے ذمہ داری کر لی کہ اگر یہ نہ لے گیا تو میں اپنی پہلی دیدن گا تو یہ ذمہ داری درست ہے اگر وہ نہ دے تو اس ذمہ دار کو دینا پڑے گی مسئلہ تم نے اپنی چیز کسی کو دی کہ جاؤ اسکو بیچ لاؤ وہ بیچ لا یا لیکن دام نہیں لایا اور کہا کہ دام کہیں نہیں جاسکتے دام کا میں ذمہ دار ہوں اس سے نہ عین تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں مسئلہ کسی نے کہا کہ اپنی مرغی اسی میں بند رہنے دو اگر بلی لہجہ دے تو میرا ذمہ مجھ سے لے لینا یا بکری کو کہا اگر بھیڑ یا لہجہ دے تو مجھ سے لے لینا تو یہ ذمہ داری صحیح نہیں مسئلہ نابالغ لڑکا یا لڑکی اگر کسی کی ذمہ داری کرے تو وہ ذمہ داری صحیح نہیں -

اپنا قرضہ دوسرے پر اتار دینے کا بیان

مسئلہ شفیقہ کا تھا کہ اسے ذمہ کچھ قرض ہے اور رابعہ تمہاری قرضہ دہی شفیقہ نے تم سے تقاضا کیا تم نے کہا کہ رابعہ یہی قرضہ دہی تم اپنا قرضہ

اُسی سے لے لو جسے نہ مانگو اگر سی وقت شفیقہ یہ بات منظور کر لیوے اور
 رابعہ بھی اس پر راضی ہو جاوے تو شفیقہ کا قرضہ تمھارے ذمہ سے اُتر گیا
 اب شفیقہ تم سے بالکل آقا ضامنین کر سکتی بلکہ اُسی رابعہ سے مانگے چاہے
 جب سے اور جتنا قرضہ تم نے شفیقہ کو دلایا ہے اُتنا اب تم رابعہ سے
 نہیں لے سکتیں البتہ اگر رابعہ اُس سے زیادہ کی قرضہ دے تو جو کچھ
 زیادہ ہے وہ لے سکتی ہو پھر اگر رابعہ نے شفیقہ کو دیدیا تب تو خیر اور اگر
 ندیا اور مرگئی تو جو کچھ مال اسباب چھوڑا ہے وہ بیکر شفیقہ کو دلاوین گے
 اور اگر اُس نے کچھ مال نہیں چھوڑا جس سے قرضہ دلاوین یا اپنی زندگی ہی میں
 لکر گئی اور قسم کھالی کہ تمھارے قرضہ سے مجھ سے کچھ واسطہ نہیں ہے
 اور گواہ بھی نہیں ہیں تو اب اس صورت میں پھر شفیقہ تم سے تقاضا
 کر سکتی ہے اور اپنا قرضہ تم سے لے سکتی ہے اور اگر تمھارے کہنے پر
 شفیقہ رابعہ سے لینا منظور نہ کرے یا رابعہ اُسکو دینے پر راضی نہ ہو تو قرضہ تم
 سے نہیں اُترتا مسئلہ رابعہ تمھاری قرضہ نہ تھی تم نے یوں ہی اپنا قرضہ
 اُس پر اُتار دیا اور رابعہ نے مان لیا اور شفیقہ نے بھی قبول و منظور
 کر لیا تب بھی تمھارے ذمہ سے شفیقہ کا قرضہ اُتر کر رابعہ کے ذمہ ہو گیا
 اس لئے اس کا بھی وہی حکم ہے جو الچی بیان ہوا اور جتنا روپیہ
 رابعہ کو دینا پڑے گا دینے کے بعد تم سے لے لیوے اور دینے سے
 پہلے ہی لے لینے کا حق نہیں ہے مسئلہ اگر رابعہ کے پاس تھے
 روپیہ امانت رکھے تھے اس لئے تم نے اپنا قرضہ رابعہ پر اُتار دیا پھر وہ روپیہ

کسی طرح ضائع ہونے کے جواب رابعہ ذمہ دار نہیں رہی بلکہ اب شفیقہ تم ہی سے
تقاضا کرے گی اور تم ہی سے لیوے گی اب رابعہ سے مانگنے اور لینے کا
حق نہیں رہا مسئلہ رابعہ پر قرضہ اتار دینے کے بعد اگر تمہی وہ
قرضہ ادا کر دو اور شفیقہ کو دید و یہ بلی صحیح ہے شفیقہ یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں
تم سے نہ لوں گی بلکہ رابعہ ہی سے لوں گی۔

کسی کو وکیل کر دینے کا بیان

مسئلہ جس کام کو آدمی خود کر سکتا ہے اُس میں یہ بھی اختیار ہے کہ
کسی اور سے کہہ دے کہ تم ہمارا یہ کام کر دو جیسے بیچنا مول لینا کرایہ پر
لینا دنیا نکاح کرنا وغیرہ مثلاً ماما کو بازار سودا لینے بھیجا یا ماما کے ذریعہ
سے کوئی چیز بکوائی یا یکہ بھلی کرایہ پر منگوایا اور جس سے کام کرایا ہے شریعت
میں اُسکو وکیل کہتے ہیں جیسے ماما کو یا کسی نوکر کو سودا لینے کی وجہ تو وہ
تھا ادا وکیل کہلاوے گا مسئلہ تم نے ماما سے گوشت منگوایا
وہ اُدھار لے آئی تو وہ گوشت والا تم سے دام کا تقاضا نہیں
کر سکتا اُسی ماما سے تقاضا کرے اور وہ ماما تم سے تقاضا کرے گی
اسی طرح اگر کوئی چیز تم نے ماما سے بکوائی تو اُس لینے والے سے منگو
تقاضا کرنے اور دام کے وصول کرنے کا حق نہیں ہے اُس نے جس سے
چیز پائی ہے اُسی کو دام بھی دیگا اور اگر وہ خود تمہیں کو دام دیدے تب بھی
جائز ہے مطلب یہ ہے کہ اگر وہ تمہیں کوئی دام نہ دے تو تم زبردستی نہیں

کر سکتین مسئلہ تم نے نوکر سے کوئی چیز منگوائی وہ لے آیا تو اسکو
 اختیار ہے کہ جب تک تم سے دام نہ لے لیوے تب تک وہ چیز تمکو نہ دیوے
 چاہے اس نے اپنے پاس سے دام دیدیے ہوں یا ابھی نہ دیے ہوں دونوں
 ایک حکم ہے البتہ اگر وہ دس پانچ دن کے وعدہ پر اٹھارہ لا یا ہو تو
 بچے دن کا وعدہ کر آیا ہے اس سے پہلے دام نہیں مانگ سکتا مسئلہ
 تم نے سیر بھر گوشت منگوا یا تھا وہ ڈیڑھ سیر اٹھالا یا تو پورا ڈیڑھ سیر لینا
 واجب نہیں اگر تم نہ لو تو آدھ سیر اسکو لینا پڑے گا۔ مسئلہ تم نے کسی سے
 کہا فلانی بکری جو ملائے کے یہاں ہے اسکو جا کر دو روپہ میں لے آؤ تو اب
 وہ وکیل وہی بکری خواہ اپنے لئے نہیں خرید سکتا غرض کہ جو چیز میں خاص
 تم مقرر کر کے بتلا دو اسوقت اسکو اپنے لئے خریدنا درست
 نہیں البتہ جو دام تم نے بتلائے ہیں اس سے زیادہ میں خرید لیا تو اپنے
 لئے خریدنا درست ہے اور اگر تم نے کچھ دام نہ بتلائے ہوں تو کسی طرح اپنے
 لئے نہیں خرید سکتا مسئلہ اگر تم نے کوئی خاص بکری نہیں بتلائی بس
 اتنا کہا کہ ایک بکری کی ضرورت ہے ہم کو خرید دو تو وہ اپنے لئے بھی
 خرید سکتا ہے جو بکری چاہے اپنے لئے خریدے اور جو چاہے تمہارے
 لئے اگر خود لینے کی نیت سے خریدے تو اسکی ہوئی اور اگر تمہاری نیت
 سے خریدے تو تمہاری ہوئی اور اگر تمہارے دیے داموں سے خریدا
 رکھی تمہاری ہوئی چاہے جس نیت سے خریدے مسئلہ تمہارے
 لئے اس سے بکری خریدی پھر ابھی تمکو دینے نہ پایا تھا کہ بکری

مرگئی یا چوری ہو گئی تو اس بکری کے دام ٹھکودینا پڑے گا اگر تم کو کہہ دوں تو میں
اپنے لئے خریدی تھی ہائیے لئے نہیں خریدی تو اگر تم پہلے اس کو دام دے چکے
ہو تو تمہارے گئے اور اگر تم نے ابھی دام نہیں دیے اور وہ اب دام مانگتا ہے
تو تم اگر قسم کھا جاؤ کہ تو نے اپنے لئے خریدی تھی تو اس کی بکری گئی اور اگر قسم نہ کھا
سکو تو اس کی بات کا اعتبار کرو مسئلہ اگر نوکریا ماما کوئی چیز گران خرید
لائی تو اگر تھوڑا ہی فرق ہو تب تو اس کو لینا پڑے گا اور دام دینا
پڑیں گے اور اگر بہت زیادہ گران لے آئی کہ اتنے دام کوئی نہیں
لگا سکتا تو اس کا لینا واجب نہیں اگر نہ لو تو اس کو لینا پڑے گا
مسئلہ تم نے کسی کو کوئی چیز بیچنے کو دی تو اس کو
یہ جائز نہیں کہ خود اسے لے لے اور دام اس کو دیدیو اسے اس طرح
اگر تم نے کچھ منگوا یا کہ فلاں چیز خرید لاؤ تو وہ اپنی چیز تم کو نہیں دے سکتا
اگر اپنی چیز دینا یا خود لینا منظور ہو تو صاف صاف کھدے کہ یہ چیز
میں لیتا ہوں مجھ کو دیدیو یا یوں کھدے کہ یہ میری چیز تم لے لو اور
تم نے دام دیدو بغیر بتلائے ہوئے ایسا کرنا جائز نہیں مسئلہ تم
مال سے بکری کا گوشت منگوا یا وہ گائے کا لے آئی تو تم کو اختیار
ہے چاہے لو چاہے نہ لےو کسی طرح تم نے اس کو منگوا لے وہ بھینڈی یا کچھ اور
لے آئی تو اس کا لینا ضروری نہیں اگر تم انکار کرو تو اس کو لینا پڑے گا
مسئلہ تم نے ایک پیسہ کی چیز منگوائی وہ دو پیسہ کی لے آئی تو تم کو
اختیار ہے کہ ایک ہی پیسہ کے موافق لو اور ایک پیسہ کی جو زائد لائی

وہ اسی کے سوا اور مسئلہ تمنے دو شخصوں کو بھیجا کہ جاؤ فلاں چیز خرید لاؤ تو خریدتے وقت دونوں کو موجود رہنا چاہیے فقط ایک آدمی کو خریدنا جائز نہیں اگر ایک ہی آدمی خریدے تو وہ بیع موقوف ہے جب تم منظور کرو گی تو صحیح ہو جاوے گی مسئلہ تمنے کسی سے کہا کہ ہمیں ایک گائے یا بکری یا اور کچھ کہہ کہ فلاں چیز خرید لاؤ اس نے خود نہیں خریدا بلکہ کسی اور سے کھدیا اس نے خریدا تو اس کا لینا تمہارے ذمہ واجب نہیں چاہے لو چاہے نہ لو دونوں اختیار ہیں البتہ اگر وہ خود تمہارے لئے خریدے تو تم کو لینا پڑے گا۔

اوکیں کے برطرف کرنے کا بیان

اوکیں کے موقوف اور برطرف کرنے کا تم کو ہر وقت اختیار ہے مثلاً تمنے کسی سے کہا تھا کہ ایک بکری کی ضرورت ہو کہیں ملجائے تو لے لینا پھر منع کر دیا کہ اب نہ لینا تو اب اس کو لینے کا اختیار نہیں اگر اب لیوے گا تو اسی کے سر پرے گی مگر نہ لینا پڑے گا مسئلہ اگر خود اس کو نہیں منع کیا بلکہ خط لکھ بھیجا یا آدمی بھیج کر اطلاع کر دی کہ اب نہ لینا تب بھی وہ برطرف ہو گیا اور اگر تم نے اطلاع نہیں دی کسی اور آدمی نے اپنے طور پر اس سے کہہ دیا کہ تم کو فلاں نے برطرف کر دیا ہے اب نہ خریدنا تو اگر دو آدمیوں نے اطلاع دی ہو یا ایک ہی نے اطلاع دی مگر وہ اور پابند شرع ہے تو برطرف ہو گیا اور اگر ایسا نہ

جب بھی ایسا معاملہ ہو کر ہے اسکی ہر بات کو کسی مولوی سے پوچھ
لیا کرو تاکہ گناہ نہ ہو

امانت رکھنے اور رکھانے کا بیان

مسئلہ کسی نے کوئی چیز تمھارے پاس امانت رکھائی اور تم نے
نے لی تو اب اسکی حفاظت کرنا واجب ہو گیا اگر حفاظت میں کوتاہی کی
اور وہ چیز ضائع ہو گئی تو اس کا تاوان لینے ڈانڈ دینا پڑے گا
البتہ اگر حفاظت میں کوتاہی نہیں ہوئی پھر بھی کسی وجہ سے جانی رہی مثلاً
چورتی ہو گئی یا گھر میں آگ لگت گئی اُس میں جل گئی تو اس کا تاوان وہ نہیں
لے سکتی بلکہ اگر امانت رکھتے وقت یہ اقرار کر لیا کہ اگر جانی رہے
تو میں ذمہ دار ہوں مجھ سے دام لے لینا تب بھی اسکو تاوان لینے کا
اختیار نہیں یون تم اپنی خوشی سے دید و وہ اور بات ہے مسئلہ
کسی نے کہا میں ذرا کام سے جاتی ہوں میری چیز رکھ لو تم نے کہا اچھا
رکھ دو یا تم کچھ نہیں بولیں وہ تمھارے پاس رکھ کے چلی گئی تو امانت
ہو گئی البتہ اگر تم نے صاف کہہ دیا کہ میں نہیں جانتی اور کسی کے پاس رکھاؤ
یا اور کچھ کہہ کے اٹھا کر دیا پھر بھی وہ رکھ کے چلی گئی تو اب وہ چیز تمھاری
امانت میں نہیں ہے البتہ اگر اس کے چلے جانے کے بعد
تم نے اٹھا کر رکھ لیا ہو تو اب امانت ہو جاوے گی مسئلہ کسی عورت نے
بھٹی تھیں اس کے سر پر کس کے چلی گئی تو سب پر اس چیز کی حفاظت

واجب ہے اگر وہ چھوڑ کر چلی گئیں اور وہ چیز جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور اگر سب ساتھ نہیں اٹھیں ایک ایک کر کے اٹھیں تو جو سب سے اخیر میں رہ گئی اُسی کے ذمہ حفاظت ہو گئی اب وہ اگر چلی گئی اور پھینک جاتی رہی تو اُسی سے تاوان لیا جاوے گا مسئلہ جس کے پاس کوئی امانت ہو اُسکو اختیار ہے کہ چاہے خود اپنے پاس حفاظت سے رکھے یا اپنی ماں بہن اپنے شوہر وغیرہ کسی ایسے رشتہ دار کے پاس رکھا دیوے کہ ایک ہی گھر میں اسکے ساتھ رہتے ہوں جنکے پاس اپنی چیز بھی ضرورت کے وقت رکھا دیتی ہو لیکن اگر کوئی دیانت دار نہ ہو تو اُسکے پاس رکھنا درست نہیں اگر جان بوجھ کے ایسے غیر معتبر کے پاس رکھ دیا تو ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا اور ایسے رشتہ دار کے سوا کسی اور کے پاس بھی پرانی امانت کا رکھنا بدوین مالک کی اجازت کے درست نہیں چاہے وہ بالکل غیر ہو یا کوئی رشتہ دار بھی لگتا ہو اگر اوروں کے پاس رکھا دیا تو بھی ضائع ہو جانے پر تاوان دینا پڑے گا البتہ وہ غیر اگر ایسا شخص ہے کہ یہ اپنی چیزیں بھی اُسکے پاس رکھتی ہے تو درست ہے مسئلہ کسی نے کوئی چیز رکھائی اور تم بھول گئیں اُسے وہیں چھوڑ کر چلی گئیں تو جاتے رہے پر تاوان دینا پڑے گا یا کوٹھری صندوق وغیرہ کا قفل کھول کے تم چلی گئیں اور وہاں ایسے غیر کے سب جمع ہیں تب بھی ضائع ہو جانے سے تاوان دینا ہو گا مسئلہ گھر میں آگ

لگ گئی تو ایسے وقت غیر کے پاس بھی پرانی امانت کا رکھنا دینا جائز ہے
 لیکن جب وہ غدر جاتا رہے تو فوراً بے لینا چاہیے اگر اب واپس
 نہ لیوئے گی تو تاوان دینا پڑے گا اس طرح مرتے وقت اگر
 کوئی اپنے گھر کا آدمی موجود نہ ہو پڑوسی کے سپرد کر دینا درست ہے
 مسئلہ اگر کس نے کچھ روپیہ پیسہ امانت رکھائے تو بعینہ اُن ہی
 روپیہ پیسوں کا حفاظت سے رکھنا واجب ہے نہ تو اپنے روپیوں
 میں اٹکا ملا جائز ہے اور نہ اٹکا خرچ کرنا جائز نہ سمجھو کہ روپیہ روپیہ
 برابر لاؤ اسکو خرچ کر ڈالیں جب مل گئے گی تو اپنا روپیہ دیدینگے البتہ
 اگر اُس بے اجازت دیدی ہو تو ایسے وقت خرچ کرنا درست ہے لیکن یہ
 حکم ہے کہ اگر وہی روپیہ تم الگ رہتے دو تب تو وہ امانت سمجھا
 جاوے گا اگر جاتا رہا تو تاوان نہ دینا پڑے گا اور اگر تم نے اجازت
 لیکر اسے خرچ کر دیا تو اب وہ تمہارے ذمہ قرض ہو گیا امانت نہیں رہا
 لہذا اب بہر حال تم کو دینا پڑے گا اگر خرچ کرنے کے بعد تم نے اتنا ہی
 روپیہ ایسے نام سے الگ کر کے رکھ دیا تب بھی وہ امانت نہیں وہ تمہارا ہی
 روپیہ ہے اگر چوری گیا تو تمہارا گیا اسکو پھر دینا پڑے گا غرض کہ خرچ کرنے
 کے بعد جب تک اسکو ادا نہ کر دو گی تب تک تمہارے ذمہ رہے گا
 مسئلہ سو روپیہ کسی نے تمہارے پاس امانت کھائے اُمین سے
 پچاس تم نے اجازت لیکر خرچ کر ڈالے تو پچاس روپیہ تمہارے ذمہ قرض
 ہو گئے اور پچاس امانت ہیں اب جب تمہارے پاس روپیہ ہو تو

اپنے پاس کے چاس روپیہ اُس امانت کے چاس روپیہ میں نہ ملاؤ
اگر اُس میں ملا دو گی تو وہ بھی امانت نہ رہیں گے یہ پورے سو روپیہ
تمہارے ذمہ ہو جاویں گے اگر جاتے رہنے تو پورے سو دینا پڑیگا
کیونکہ امانت کا روپیہ اپنے روپیہ میں ملا دینے سے امانت نہیں رہتا
بلکہ قرض ہو جاتا ہے اور ہر حال میں دینا پڑتا ہے مسئلہ
اجازت لیکر اُسے سو روپیہ اپنے سو روپیہ میں ملا دیے تو وہ سب
روپیہ دونوں کی شرکت میں ہو گیا اگر چوری ہو جاوے تو دونوں کا گیا
کچھ نہ دینا پڑے گا اور اگر اس میں سے کچھ چوری ہو گیا کچھ رہ گیا تب بھی
آدھا اس کا گیا آدھا اُس کا اور اگر سو ایک کے ہوں دو سو ایک کے
تو اُس کے حصہ کے موافق اس کا جاوے گا اُس کے حصہ کے موافق اُس کا مثلاً
اگر بارہ روپیہ جاتے رہے تو چار روپیہ ایک سو روپیہ والے کے گئے
اور آٹھ روپیہ دو سو والے کے یہ حکم اُسی وقت ہے جب اجازت سے
ملائے ہوں اور اگر بغیر اجازت کے اپنے روپیہ میں ملا دیا ہو تو
اُس کا وہی حکم ہے جو بیان ہو چکا کہ امانت کا روپیہ بلا اجازت اپنے
روپیہ میں ملا لینے سے قرض ہو جاتا ہے اس لئے اب وہ روپیہ
امانت نہیں رہا جو کچھ گیا تمہارا گیا اُس کا روپیہ اُس کو بہر حال دینا پڑیگا
مسئلہ کیسے بکری یا گائے وغیرہ امانت رکھائی تو اُس کا دودھ
پینا یا کسی اور طرح اُس سے کام لینا درست نہیں البتہ اجازت سے
یہ سب جائز ہو جاتا ہے بلا اجازت جتنا دودھ لیا ہے اُسے دام دینا پڑیگا

مسئلہ کسی نے ایک کپڑا یا زیور یا چار پانی یا جو غیر رکھائی ہو سکی
 بلا اجازت اس کا بڑنا درست نہیں اگر اس نے بلا اجازت کپڑا یا زیور یا
 یا چار پانی پر لٹی بھیجی اور اس بڑنے کے زمانہ میں وہ کپڑا چھو گیا یا
 چور نے کیا یا زیور چار پانی وغیرہ ٹوٹ گئی یا چور بھی ہو گئی تو تاوان
 دینا پڑے گا البتہ اگر توبہ کر کے پھر اپنی طرح حفاظت سے رکھ دے یا پھر
 کسی طرح ضائع ہو تو تاوان نہ دینا پڑے گا مسئلہ صندوق میں سے
 امانت کا کپڑا کھالاکہ شام کو یہی نہیں کر فلافی جگہ جاؤں گی پھر پتے سے
 نہیں ہی وہ جاتا رہا تو بھی تاوان دینا پڑے گا مسئلہ امانت
 کی گائے یا بکری وغیرہ بیمار پڑ گئی تمنے اسکی دوا کی اس دوا سے
 وہ مر گئی تو تاوان دینا پڑے گا اور اگر دوا نہ کی اور وہ مر گئی تو تاوان نہ دینا
 ہو گا مسئلہ کہنے رکھنے کو روپیہ دیا تمنے بٹوے میں ڈال لیا
 یا ازار بند میں باندھ لیا لیکن ڈالتے وقت وہ روپیہ ازار بند یا بٹوے
 میں نہیں پڑا بلکہ نیچے گر گیا مگر تم یہی سمجھیں کہ میں نے بٹوے میں رکھ
 لیا تو تاوان نہ دینا پڑے گا مسئلہ جب وہ اپنی امانت مانگے
 تو فوراً اسکو دیدینا واجب ہے بلا عذر نہ دینا اور دیر کرنا جائز نہیں اگر کسی نے
 اپنی امانت مانگی تمنے کہا میں اسوقت ہاتھ خالی نہیں کل تے لینا
 اس نے کہا اچھا کل تھی سہی تب تو غیر کچھ ہرج نہیں اور اگر وہ کل کے
 لینے پر راضی نہ ہوئی اور نہ دینے سے خفا ہو کر چلی گئی تو اب وہ پیر امانت
 نہیں رہی اب اگر جاتی رہے گی تو مسئلہ تاوان دینا پڑے گا مسئلہ

کسی نے اپنا آدمی امانت مانگنے کے لئے بھیجا تو اس کو اختیار ہے کہ اس آدمی کو نہ دو اور کہلا بھیجو کہ وہ خود ہی اگر اپنی چیز لیجاوین ہم کسی اور کو نہ دینگے اور اگر تم نے اس کو سچا سمجھ کر دیدیا اور پھر مالک نے کہا کہ میں نے اس کو نہ بھیجا تھا تم نے کیوں دیا تو وہ تم سے لے سکتا ہے اور تم اس آدمی سے وہ شے لوٹا سکتے ہو اور اگر اس کے پاس وہ شے جاتی رہی ہو تو تم اس سے دام نہیں لے سکتے ہو اور مالک تم سے دام لے گا

مانگنے کی چیز کا بیان

کسی سے کوئی کپڑا یا زیور یا چار پائی برتن وغیرہ کوئی چیز کچھ دن کے لئے مانگ لی کہ ضرورت نکل جانے کے بعد دیدیا وینگی تو اس کا حکم بھی امانت کی طرح ہے اب اس کو اچھی طرح حفاظت سے رکھنا واجب ہے اگر باوجود حفاظت کے جاتی رہے تو جسکی چیز ہے اس کو تاوان لینے کا حق نہیں ہے بلکہ اگر تم نے اقرار کر لیا ہو کہ اگر جاوے گی تو ہم سے دام لے لینا تب بھی تاوان لینا درست نہیں البتہ اگر حفاظت نہ کی اس وجہ سے جاتی رہی تو تاوان دینا پڑے گا اور مالک کو ہر وقت اختیار ہے جب چاہے اپنی چیز لے لیوے مت کو انکار کرنا درست نہیں اگر مانگنے پر نہ لے تو پھر ضائع ہو جائے پر تاوان دینا پڑے گا مسئلہ جس طرح برتنے کی اجازت مالک نے دی ہو اسی طرح برتنا جائز ہے

اُسکے خلاف کرنا درست نہیں اگر خلاف کر لگی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا جیسے کسی نے اوڑھنے کو دوپٹہ دیا یہ اُسکو بچھا کر لیٹی اس لئے وہ خراب ہو گیا یا چار پائی پر اتنے آدمی لڈ گئے کہ وہ فورٹ گئی یا شیشم برتن اگل پر رکھ دیا وہ ٹوٹ گیا یا اور کچھ ایسی خلاف بات کی تو تاوان دینا پڑے گا سی طرح اگر چیز مانگ لائی اور یہ بدبیتی کی کہ اب اُسکو لوٹا کر نہ دوں گی بلکہ ہضم کر جاؤں گی تب بھی تاوان دینا پڑے گا مسئلہ ایک یا دو دن کے لئے کوئی چیز منگوائی تو اب ایک دو دن کے بعد پھیر دینا ضروری ہے جتنے دن کے وعدے پر لائی تھی اتنے دن کے بعد اگر نہ پھیرے گی تو جاتے رہنے پر تاوان دینا پڑے گا مسئلہ جو چیز مانگی لی ہے دیکھنا چاہیئے اگر مالک نے زبان سے صاف کھدیا کہ چاہو خود بر تو چاہو دوسرے کو دو مل گئے والی کو درست ہے کہ دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دیدے سی طرح اگر اُس نے صاف تو نہیں کہا مگر اُس سے میل جول یہاں ہے کہ اُسکو یقین ہے کہ ہر طرح اُسکی اجازت ہے تب بھی یہی حکم ہے اور اگر مالک نے صاف منع کر دیا کہ دیکھو تم خود برتنا کسی اور کو مت دینا تو اس صورت میں کسی طرح درست نہیں کہ دوسرے کو برتنے کے لئے دید جاوے اور اگر مل گئے والی نے یہ لکھ منگوائی کہ میں برتون گی اور مالک نے دوسرے کے برتنے سے نہ منع کیا اور نہ صاف اجازت دی تو اُس چیز کو دیکھو کیسی ہے اگر وہ ایسی ہے کہ سب برتنے دے اُسکو ایک ہی طرح

برتا کرتے ہیں برتنے میں فرق نہیں ہوتا تب تو خود بھی برتنا درست ہے
 اور دوسرے کو برتنے کے لئے بھی دینا درست ہے اور اگر وہ چیز ایسی ہے
 کہ سب برتنے والے اسکو ایک طرح نہیں برتا کرتے بلکہ کوئی اچھی طرح
 برتنا ہے کوئی بڑی طرح تو ایسی چیز تم دوسرے کو برتنے کے واسطے
 نہیں دے سکتی ہو اسی طرح اگر یہ لکڑی منگائی ہے کہ ہمارا فلا نارشتہ دار
 یا ملاقاتی برتنے گا اور مالک نے تمھارے برتنے نہ برتنے کا ذکر نہیں
 کیا تو اس صورت میں بھی حکم ہے کہ اول قسم کی چیز کو تم بھی برت سکتی ہو
 اور دوسری قسم کی چیز کو تم نہیں برت سکو گی صرف وہی برتنے لگا جسکے
 برتنے کے نام سے منگائی ہے اور اگر تم نے یوں ہی منگا
 بھیجی نہ اپنے برتنے کا نام لیا نہ دوسرے کے برتنے کا اور مالک نے
 بھی کچھ نہیں کہا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اول قسم کی چیز کو تو تم بھی برت سکتی ہو
 اور دوسرے کو بھی برتنے کے لئے دے سکتی ہو اور دوسری قسم کی
 چیز میں حکم ہے کہ اگر تم نے برتنہ شروع کر دیا تب تو
 دوسرے کو برتنے کے واسطے نہیں دے سکتیں اور اگر
 دوسرے سے برتوا لیا تو تم نہیں برت سکتیں خوب سمجھ لیجیے
 مسئلہ ان پاپ وغیرہ کیوچھوٹے نابالغ کی چیز
 کا مانگے دینا جائز نہیں ہے اگر وہ چہرہ جانی رہے
 تو تاوان دینا پڑے گا اس طرح اگر وہ نابالغ اپنی چہرہ
 دیوے اسکا لینا بھی جائز نہیں مسئلہ کسی سے

کوئی چیز مالک الی گئی چھپو وہ مالک مرکب الی اب
مرنے کے بعد وہ مالک کی چیز نہیں رہی اب اس سے
کام لینا درست نہیں اس طرح اگر وہ مالک والی مر گئی ہو تو
اُس کے وارثوں کو اُس سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

ہبہ یعنی کسی کو کچھ دیدینے کا بیان

مسئلہ تھے کسی کو کوئی چیز دی اور اُس نے منظور کر لیا یا نہ سے
کچھ نہیں کہا بلکہ تھے اُس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور اس نے لے لیا تو اب وہ
چیز اُس کی ہو گئی اب تمھاری نہیں رہی بلکہ وہی اس کی مالک ہے اس کو
شرع میں ہبہ کہتے ہیں لیکن اس کی کئی شرطیں ہیں ایک تو اُس کے
حوالہ کر دینا اور اُس کا قبضہ کر لینا ہے اگر تھے کہ ہبہ چیز ہم نے
دیدی اُس نے کہا ہے لے لی لیکن ابھی تھے اُس کے حوالہ نہیں کیا
تو یہ دینا صحیح نہیں ہوا ابھی وہ چیز تمھاری ہی ملک میں ہے البتہ اگر
اُس نے اُس چیز پر اپنا قبضہ کر لیا تو اب قبضہ کرینے کے بعد اس کی
مالک بنی مسئلہ تھے وہ دی ہوئی چیز اُس کے سامنے اس طرح
رکھ دی کہ اگر وہ اٹھانا چاہے تو لے سکے اور کہہ دیا کہ اُس کو لے لو تو اس
پاس رکھ دینے سے بھی وہ مالک بن گئی ایسا سمجھیں گے کہ اُس نے
اٹھا لیا اور قبضہ کر لیا مسئلہ بند صندوق میں کچھ کپڑے دیدیے
لیکن اُس کی کنجی نہیں دی تو یہ قبضہ نہیں ہوا جب کنجی دیو گئی تب قبضہ ہو گا

اسوقت اسکی مالک بنے گی مسئلہ کسی بوتل میں تیل رکھا ہے یا اور کچھ رکھا ہے تم نے وہ بوتل کسی کو دیدی لیکن تیل نہیں دیا تو یہ دینا صحیح نہیں اگر وہ قبضہ کرے تب بھی اسکی مالک نہ ہوگی جب اپنا تیل نکال کے دوگی تب وہ مالک ہوگی اور اگر تیل کسی کو دیدیا مگر بوتل نہیں دی اور اس نے بوتل سمیت لے لیا کہ ہم خالی کر کے پھیر دیتے تو یہ بوتل کا دینا صحیح ہے قبضہ کر لینے کے بعد مالک بنجاوے کی غرض کہ جب برتن وغیرہ کوئی چیز دو تو خالی کر کے دینا شرط ہے بغیر خالی کیے دینا صحیح نہیں ہے اسی طرح اگر کسی نے مکان دیا تو اپنا سارا مال سباب نکال کے خود بھی اس گھر سے نکل کے دینا چاہیئے مسئلہ اگر کسی کو ادھی یا تھائی یا چوتھائی چیز دو پوری چیز نہ دو تو اس کا حکم یہ ہے کہ دیکھو وہ کس قسم کی چیز ہے ادھی بانٹ دینے کے بعد بھی کام کی رہے گی یا نہ رہے گی اگر بانٹ دینے کے بعد اس کام کی نہ رہے جیسے چکی کہ اگر بچوں بیج سے توڑ کے دیدو تو پسینے کے کام کی نہ رہے گی اور جیسے چوکی پلنگ پتیلی لوٹا کٹورہ پیالہ صندوق جانور وغیرہ ایسی چیزیں بغیر تقسیم کئے بھی ادھی تھائی جو کچھ دینا منظور ہو دینا جائز ہے اگر وہ قبضہ کرے تو جتنا حصہ تم نے دیا ہے اسکی مالک بن گئی اور وہ چیز سناٹے میں ہو گئی اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ تقسیم کرنے کے بعد بھی کام کی رہے جیسے زمین گھر کپڑے کا تھان جلا نیلی لکڑی اماج غلہ دودھ دہی وغیرہ تو بغیر تقسیم کیے انکا دینا صحیح نہیں ہے اگر تم نے کسی سے کہا ہن

اس برتن کا آدھا گھی تسکو دیدیا وہ کہے ہمنے لے لیا تو یہ دینا صحیح نہیں
 ہوا بلکہ اگر وہ برتن پر قبضہ بھی کر لے تب بھی اسکی مالک نہیں ہوئی
 ابھی سارا گھی تھا رہا ہی ہے ہاں اسکے بعد اگر اُس میں کا آدھا
 گھی الگ کر کے اُس کے حوالہ کر دو تو اب البتہ اسکی مالک ہو جاوے گی
 مسئلہ ایک بھٹان یا ایک مکان یا باغ وغیرہ دو آدمیوں نے
 ملکر آدھا آدھا خریدا تو جب تک تقسیم نہ کر لو تب تک اپنا آدھا حصہ کسی کو
 دیدینا صحیح نہیں مسئلہ آٹھ آنیا پارہ آنہ پیسے دو شخصوں کو دیے کہ تم
 دونوں آدھے آدھے تو یہ صحیح نہیں بلکہ آدھے آدھے تقسیم کر کے
 دینا چاہیئے اور اگر ایک روپیہ یا ایک پیسہ دو آدمیوں کو دینا تو یہ دینا
 صحیح ہے مسئلہ بکری یا گائے وغیرہ کے پیٹ میں بچہ ہے
 تو پیدا ہونے سے پہلے ہی اسکا دیدینا صحیح نہیں ہے بلکہ اگر پیدا ہونے
 کے بعد وہ قبضہ بھی کر لے تب بھی مالک نہیں ہوئی اگر دینا ہو تو پیدا
 ہونے کے بعد پھر سے دیوے مسئلہ کسی نے بکری دی اور
 کہا کہ اسکے پیٹ میں جو بچہ ہے اسکو مجھ نہیں دیتے وہ ہمارا ہی ہے تو بکری
 اور بچہ دونوں اُسی کے ہو گئے پیدا ہونے کے بعد بچہ لے لینے کا
 اختیار نہیں ہے مسئلہ تھاری کوئی چیز کسی کے پاس امانت
 رکھی ہے تنے اُسی کو دیدیا تو اس صورت میں فقط اتنا کہہ دینے سے
 کہ میں نے لے لیا اسکی مالک ہو جاوے گی اب جا کر دوبارہ اسپر قبضہ
 کرنا شرط نہیں ہے کیونکہ وہ چیز تو اُسکے پاس ہی ہے مسئلہ نابالغ

لڑکا یا لڑکی اپنی چیز کسی کو دیدے تو اس کا دینا صحیح نہیں ہے اور اس کی چیز لینا بھی ناجائز ہے اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں -

بچوں کو دینے کا بیان

خستہ وغیرہ کسی تقریب میں چھوٹے بچوں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اُس سے خاص اُس بچہ کو دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ ماں باپ کو دینا مقصود ہوتا ہے اس لئے وہ سب نیو تہ بچے کی ملک نہیں بلکہ ماں باپ اُسکے مالک ہیں جو چاہیں سو کریں البتہ اگر کوئی شخص خاص بچہ ہی کو کوئی چیز دیوے تو پھر وہی بچہ اس کا مالک ہے اگر بچہ سمجھ رہا ہے تو خود اُسی کا قبضہ کر لینا کافی ہے جب قبضہ کر لیا تو مالک ہو گیا اگر بچہ قبضہ نہ کرے یا قبضہ کرنے کے لائق نہ ہو تو اگر باپ ہو تو اُس کے قبضہ کر لینے سے اور اگر باپ نہ ہو تو دادا کے قبضہ کر لینے سے بچہ مالک ہو جاوے گا اگر باپ دادا موجود نہ ہوں تو وہ بچہ جسکی پرورش میں ہے اُسکو قبضہ کرنا چاہیئے اور باپ دادا کے ہوتے ماں نانی دادی وغیرہ اور کسی کا قبضہ کرنا معتبر نہیں ہے مسئلہ اگر باپ یا اُسکے ہونے کے وقت دادا اپنے بیٹے پوتے کو کوئی چیز دینا چاہے تو بس اتنا کھدینے سے ہم صحیح ہو جاوے گا کہ میں نے اسکو یہ چیز دیدی اور باپ دادا نہو اُسوقت ماں بھائی وغیرہ بھی اگر اُسکو کچھ دینا چاہیں اور وہ بچہ

انکی پرورش میں بھی ہوا کے اس کدینے سے بھی وہ بچہ مالک ہو گیا
 کیسے قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسئلہ جو چیز ہوا اپنی سب اولاد کو
 برابر برابر دینا چاہیے لڑکا لڑکی سب کو برابر دیوے اگر کبھی کسی کو کچھ
 زیادہ دیدیا تو بھی خیر کچھ حرج نہیں لیکن جسے کم دیا اسکو نقصان دینا
 مقصود نہو نہیں تو کم دینا درست نہیں ہے مسئلہ جو چیز
 نابالغ کی ملک ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اسی بچہ ہی کے کام میں
 لگانا چاہیے کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں خود مان باپ بھی اپنے
 کام میں نہ لادیں نہ کسی اور بچہ کے کام میں لگاویں مسئلہ اگر
 ظاہرین بچہ کو دیا مگر یقیناً معلوم ہے کہ منظور تو مان باپ ہی کو دینا
 ہے مگر اس چیز کو حقیر سمجھ کر بچہ ہی کے نام سے دیدیا تو مان باپ
 کی ملک ہے وہ جو چاہیں کریں پھر اس میں بھی دیکھ لین اگر مان کے
 علاقہ داروں نے دیا ہے تو مان کا ہے اور اگر باپ کے علاقہ داروں نے
 دیا ہے تو باپ کا ہے مسئلہ اپنے نابالغ لڑکے کے لئے
 کپڑے بنوائے تو وہ لڑکا مالک ہو گیا یا نابالغ لڑکی کے لئے زیور گھنا
 بنوایا تو وہ لڑکی اسکی مالک ہو گئی اب ان کپڑوں کا یا اس زیور کا کسی اور
 لڑکا لڑکی کو دینا درست نہیں جسکے لئے بنوائے ہیں اسی کو دیوے
 البتہ اگر بنانے کے وقت صاف کہدیا کہ یہ میری ہی چیز ہے
 مانگنے کے طور پر دیتا ہوں تو بنوانے والے کی رہنے کی اکثر دستور
 ہے کہ بڑی بہنیں بعض وقت چھوٹی نابالغ بہنوں سے یا خود مان اپنی

اگر کسی سے دوپٹہ وغیرہ کچھ مانگ لیتی ہیں تو انکی چیز کا ذرا دیر کے لئے مانگ لینا بھی درست نہیں مسئلہ جس طرح خود بچہ اپنی چیز کسی کو دے نہیں سکتا اسی طرح باپ کو بھی نابالغ اولاد کی چیز کے دینے کا اختیار نہیں اگر مان باپ اسکی چیز کسی کو بالکل دیدین یا ذرا دیر یا کچھ دن کے لئے مانگے دیوین تو اس کا لینا درست نہیں البتہ اگر مان باپ کو موت کی وجہ سے نہایت ضرورت ہو اور وہ چپیز کمین اور سے انکو نہ مل سکے تو مجبوری اور لاچارئی کے وقت اپنی اولاد کی چیز لے لینا درست ہے مسئلہ باپ مان وغیرہ کو بچہ کا مال کیسے قرض دینا بھی صحیح نہیں بلکہ خود قرض لینا بھی صحیح نہیں خوب یاد رکھو۔

دے کر پھیر لینے کا بیان

مسئلہ کچھ دیکر پھیر لینا بڑا گناہ ہے لیکن اگر کوئی واپس لے لیوے اور جسکو دی تھی وہ اپنی خوشی سے دے بھی دیوے تو اب پھر اسکی مالک بنجاوے گی مگر بعضی باتیں ایسی ہیں جس سے پھیر لینے کا بالکل اختیار نہیں رہتا مثلاً تنے کسی کو بکری دی اُس نے کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کیا تو پھیرنے کا اختیار نہیں ہے یا کسی کو زمین دی اُس نے اُسے گھر بنا لیا یا باغ لگا لیا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں یا دینے کے بعد اُس نے کپڑے کو سی لیا یا رنگ لیا یا دھوا لیا تو اب پھیرنے کا اختیار نہیں

مسئلہ تمنے کی بکری دی اُس کے دو ایک بچہ ہوئے تو پھیرنے کا اختیار باقی ہے لیکن اگر پھیرے تو صرف بکری پھیر سکتی ہے وہ بچہ نہیں لے سکتی مسئلہ دینے کے بعد اگر دینے والا یا لینے والا مر جاوے تب بھی پھیرنے کا اختیار نہیں رہتا مسئلہ کسی نے کوئی چیز دی پھر اُس کے بدلے میں تمنے بھی کوئی چیز اُس کو دیدی اور کہہ دیا تو بہن اُس کے عوض تم یہ لے لو تو بدلہ لینے کے بعد اب اُس کو پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے البتہ اگر تمنے یہ نہیں کہا کہ ہم یہ اُس کے عوض میں دیتے ہیں تو وہ اپنی چیز پھیر سکتی ہے اور تم اپنی چیز بھی پھیر سکتی ہو مسئلہ بی بی نے اپنے منہاں کو ریا میان نے اپنی بی بی کو کچھ دیا تو اُس کے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے اس طرح اگر کسی نے ایسے رشتہ دار کو کچھ دیا جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے اور وہ رشتہ خون کا ہے جیسے بھائی بہن بھتیجا بھانجہ وغیرہ تو اُس سے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے اور اگر قرابت اور رشتہ تو ہے لیکن نکاح حرام نہیں ہے جیسے چچا زاد بھو بھی زاد بہن بھائی وغیرہ یا نکاح حرام ہے لیکن نسب کے اعتبار سے قرابت نہیں لینے وہ رشتہ خون کا نہیں بلکہ دودھ کا رشتہ یا اور کوئی رشتہ ہے جیسے دودھ شریک بھائی بہن وغیرہ یا داماد ساس خسر وغیرہ تو ان سب سے پھیر لینے کا اختیار ہوتا ہے مسئلہ جتنی صلواتوں میں پھیر لینے کا اختیار ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی پھیر دینے پر راضی ہو جاوے اس وقت پھیر لینے کا اختیار ہے جیسا وہ پر آچکا

لیکن گناہ اس میں بھی ہے اور اگر وہ راضی نہ ہو اور نہ پھیرے تو زبردستی پھیر لینا تو بالکل ہی درست نہیں ناجائز اور حرام ہے مسئلہ جو کچھ ہمہ کرنے کے حکم احکام بیان ہوئے ہیں اکثر خدا کی راہ میں خیرات دینے کے بھی وہی احکام ہیں مثلاً بغیر قبضہ کیے فقیر کی ملک میں چیز نہیں جاتی اور جس چیز کا تقسیم کے بعد دینا شرط ہے اسکا بیان بھی تقسیم کے بعد دینا شرط ہے جس چیز کا خالی کر کے دینا ضروری ہے بیان بھی خالی کر کے دینا ضروری ہے البتہ دو باتوں کا فرق ہے ایک ہمہ بین رضامندی سے پھیر لینے کا اختیار رہتا ہے اور بیان پھیر لینے کا اختیار نہیں رہتا دوسرے آٹھ دس آنہ پیسے یا آٹھ دس روپیہ اگر دو فقیروں کو دید و کم دو نوں بانٹ لینا تو یہ بھی درست ہے اور ہمہ بین اس طرح درست نہیں ہوتا مسئلہ کسی فقیر کو پیسہ دینے لگے مگر دھوکے سے اٹھنی چلی گئی تو اسے پھیر لینے کا اختیار نہیں ہے۔

کرایہ پر لینے کا بیان

مسئلہ جب تمہیں مینہ بھر کے لئے گھر کرایہ پر لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا تو مینہ کے بعد کرایہ دینا پڑے گا چاہے اس میں ہنہ کا اتفاق ہوا ہو یا خالی پڑا رکھا ہو کرایہ بہر حال واجب ہے مسئلہ درزی کپڑا میئی کرایہ زمریز رنگ کر یا دھونی کپڑا دھو کر لایا تو اسکو اختیار ہے کہ جب تک تمہیں اسکی مزدوری نہ ملے لیوے تب تک تمکو کپڑا نہ دیوے

بغیر مزدوری دیے اس سے زبردستی لینا درست نہیں اور اگر کسی مزدور سے غلہ کا ایک بورا ایک آنہ پیسہ کے وعدے پر اٹھوایا تو اپنی مزدوری مانگنے کے لئے تھک ارا غلہ نہیں روک سکتا کیونکہ وہ ان سے لانے کی وجہ سے غلہ میں کوئی بات نہیں پیدا ہوئی اور پہلی صورتوں میں ایک نئی بات کپڑے میں پیدا ہوگئی مسئلہ اگر کسی نے یہ شرط کر لی کہ میرا کپڑا تم ہی سینا یا تم ہی رنگنا یا تم ہی دھونا تو اس کو دوسرے سے بچاؤ نا درست نہیں اور اگر یہ شرط نہیں کی تو کسی اور سے بھی وہ کام کر سکتی ہے۔

اجارہ فاسد کا بیان

مسئلہ اگر مکان کرایہ پر لیتے وقت کچھ مدت نہیں بیان کی کہ کتنے دن کے لئے ایک روپیہ دیا ہے یا کرایہ نہیں مقرر کیا تو ان ہی سے لیا یا یہ شرط کر لی کہ جو کچھ اس میں گریڑ جاوے گا وہ بھی ہم اپنے پاس سے بنوادیا کریں گے یا کسی کو گھر اس وعدہ پر دیا کہ اسکی مرمت کرا دیا کرے اور کرایہ کچھ نہ دیا کرے یہ سب اجارہ فاسد ہے مسئلہ کسی نے یہ طے کر کرایہ پر لیا کہ دو روپیہ ماہوار کرایہ دیا کریں گے تو ایک ہی مہینہ کے لئے اجارہ صحیح ہوا مہینے کے بعد بالاک کو اس میں سے اٹھا دینے کا اختیار ہے پھر جب دوسرے مہینے میں تم رہ پڑے تو ایک مہینے کا اجارہ اب صحیح ہو گیا اس طرح ہر مہینے میں نیا اجارہ ہوتا رہے گا البتہ اگر

یہ بھی کھدیا کہ چار مہینے یا چھ مہینے رہو گا تو جتنی مدت بتلائی ہے
 اتنی مدت تک اجارہ صحیح ہوا اس سے پہلے مالک تم کو نہیں اٹھا سکتا
 مسئلہ پینے کے لئے کسی کو گھبون دیے اور کہا کہ اسی مین سے
 پاؤ بھرا لیا پانی لینا یا کھیت کٹوایا اور کہا کہ اسی مین ہی اتنا غلہ مزدوری لے
 لینا یہ سب فاسد ہے۔ مسئلہ اجارہ فاسد کا حکم یہ ہے کہ جو
 کچھ ملے ہو اسے وہ نہ دلایا جاوے گا بلکہ اسے کام کے لئے جتنی مزدوری کا دستور
 ہو یا ایسے گھر کے لئے جتنے کر آپ کا دستور ہو وہ دلایا جاوے گا لیکن اگر
 دستور زیادہ ہے اور ملے ہو اتنا تو پھر دستور کے موافق نہ دیا جاوے گا بلکہ وہی
 پاؤے گا جو ملے ہو اب غرض کہ جو کم ہو سکے پانے کا مستحق ہے مسئلہ
 گانے بجانے ناچنے بندر بچانے وغیرہ جتنی بیہودگیان ہیں ان کا اجارہ صحیح نہیں
 بالکل باطل ہے اس لئے کچھ نہ دلایا جاوے گا۔ مسئلہ کسی حافظ کو نوکر
 رکھا کہ اتنے دن تک فلاں کی قبر پر پڑھا کر داور ثواب بخشا کر وہ صحیح نہیں
 باطل ہے نہ پڑھنے والے کو ثواب ملے گا نہ مردہ کو اور کچھ تنخواہ پانے کا
 مستحق نہیں ہے۔ مسئلہ پڑھنے کے لئے کوئی کتاب کرایہ پر لی تو یہ
 صحیح نہیں بلکہ باطل ہے۔ مسئلہ یہ جو دستور ہو کہ بکری گلے بھینس کے گا بھن
 کرنے میں جس کا بکرا بیل بھینسا ہوتا ہے وہ گا بھن کرائی لیتا ہے یہ بالکل حرام
 ہے۔ مسئلہ بکری یا گائے بھینس کو دو دھپینے کے لئے کرایہ پر
 لینا درست نہیں۔ مسئلہ جانور کو ادھیان پر دینا درست نہیں یعنی
 یون کہنا کہ یہ مرغیان یا بکریان لیجاؤ اور پرورش سے اچھی طرح رکھو

جو کچھ بچہ ہوں وہ آف ہے تمہارے آدھے ہمارے۔ درست نہیں ہے
 مسئلہ گھر سجانے کے لیے جھاڑ فانوس وغیرہ کرایہ پر لینا درست نہیں
 اگر لایا بھی تو وہ دینے والا کرایہ پانے کا مستحق نہیں ہے البتہ اگر جھاڑ
 فانوس جلانے کے لئے لایا تو درست ہے۔ مسئلہ کوئی یکہ یا بھلی
 کرایہ پر کی تو معمول سے زیادہ بہت آدمیوں کا لڈ جانا درست نہیں اسطرح
 ڈولی میں بلا کھارون کی اجازت کے دو دو بیٹھ جانا درست نہیں ہے
 مسئلہ کوئی چیز کھو گئی اس نے کہا جو کوئی بھاری چیز بتلا دے کہ کہاں
 ہے اسکو ایک پیسہ دیں گے تو اگر کوئی بتلا دیوے تب بھی پیسہ پانے کی مستحق
 نہیں ہے کیونکہ یہ اجارہ صحیح نہیں ہوا اور اگر کسی خاص آدمی سے کہا ہو
 کہ اگر تو بتلا دے تو پیسہ روں گی تو اگر اس نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے یا کھڑے
 کھڑے بتلا دیا تو کچھ نہ پاوے گی اور اگر کچھ چلنے کے بتلایا ہو تو پیسہ دھپلا
 جو کچھ وعدہ تھا ملے گا۔

تاوان لینے کا بیان

مسئلہ رنگریز دھوبی درزی وغیرہ کسی پیشہ ور سے کوئی کام کرایا
 تو وہ چیز جو اسکو دی ہے اسکے پاس امانت ہے اگر چوری ہو جائے
 یا اور کسی طرح بلا قصد مجبور می سے ضائع ہو جائے تو اُن سے تاوان
 لینا درست نہیں البتہ اگر اس نے اسطرح کندہی کی کہ کپڑا پھٹ گیا
 یا عمدہ ریشمی کپڑا بھٹی پر چڑھا دیا وہ خراب ہو گیا تو اس کا تاوان لینا

جائز ہے اس طرح جو کبڑا اُس نے بدل دیا تو اُسکا تاوان لینا بھی درست ہے اور اگر کبڑا کھو گیا اور وہ کہتا ہے معلوم نہیں کیونکر گیا اور کیا ہوا اُس کا تاوان لینا بھی درست ہے اور اگر وہ کہے کہ میرے بیان چوری ہو گئی اُس میں جاتا رہا تو تاوان لینا درست نہیں مسئلہ کسی مزدور کو گھٹی تیل وغیرہ لکھ کر پونہ جانے کو کیا اُس سے رستہ میں گر پڑا تو اُسکا تاوان لینا جائز ہے مسئلہ اور جو پیشہ ور نہیں بلکہ خاص تمھارے ہی کام کے لیے ہے مثلاً نوکر چاکر یا وہ مزدور جسکو تم نے ایک دن یا دو چار دن کے لیے رکھا ہے اُس کے ہاتھ سے جو کچھ جاتا رہا اُسکا تاوان لینا جائز نہیں البتہ اگر وہ خود قصداً نقصان کرے تو تاوان لینا درست ہے مسئلہ لڑکا کھلانے پر جو نوکر ہے اُسکی غفلت سے اگر بچہ کا زیور یا اور کچھ جاتا رہا تو اُسکا تاوان لینا درست نہیں۔

اجارہ کے توڑ دینے کا بیان

مسئلہ کوئی گھر کرایہ پر لیا وہ بہت ٹھیکتا ہے یا کچھ حصہ اُسکا گر پڑا یا اور کوئی ایسا عیب نکل آیا جس سے اب رہنا مشکل ہے تو اجارہ کا توڑ دینا درست ہے اور اگر بالکل ہی گر پڑا تو خود ہی اجارہ ٹوٹ گیا تمھارے توڑنے اور مالک کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں رہی مسئلہ جب کرایہ پر لینے والے اور دینے والے میں سے کوئی مر جاوے تو اجارہ ٹوٹ جاتا ہے مسئلہ اگر کوئی ایسا

مخدر پیدا ہو جاوے کہ کرایہ کو توڑنا پڑے تو مجبوری کے وقت توڑ دینا صحیح ہے مسئلہ کمین جانے کے لئے بھلی کج کرایہ کیا پھر اسے بدل گئی اب جانیکا ارادہ نہیں رہا تو بارہ توڑ دینا صحیح ہے مسئلہ یہ جو ستور ہے کہ کرایہ طے کر کے اسکو کچھ بیعانہ دیدیتے ہیں اگر جاتا ہوا تو پھر اسکو پورا کرایہ دیتے ہیں اور وہ بیعانہ اس کرایہ میں مجرا ہو جاتا ہے اور جو جانا ہوا تو وہ بیعانہ ہضم کر لیتا ہے واپس نہیں دیتا یہ درست نہیں ہے بلکہ اسکو واپس دینا چاہیئے۔

بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان

مسئلہ کسی کی چیز نہ برہمستی لے لینا یا پیٹھ پیچھے اسکی بغیر اجازت کے لے لینا بڑا گناہ ہے بعضی عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی عزیز کی چیز بلا اجازت کے لیتی ہیں یہ بھی درست نہیں ہے جو چیز بلا اجازت لے لی تو اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو بعینہ وہی پھیر دینا چاہیئے اور اگر خرچ ہو گئی ہو تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر ایسی چیز تھی کہ اسکی مثل بازار میں مل سکتی ہے جیسے غلہ گلی تل روپہ پیسہ تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی چیز منگا کر دیدینا واجب ہے اور اگر کوئی ایسی چیز لیکر ضائع کر دی کہ اسی کے مثل ملنا مشکل ہے تو اسکی قیمت دینا پڑے گی جیسے مرغی بکری امرو و نارنگی ناشپاتی مسئلہ چار پالی کا ایک آدھ پایہ ٹوٹ گیا یا پٹی یا چول ٹوٹ گئی یا اور کوئی چیز

لے لی تھی وہ خراب گئی تو خراب ہونے سے جتنا اُسکا نقصان ہوا ہو
 دینا پڑے گا۔ مسئلہ پر اسے روپیہ سے بلا اجازت تجارت کی
 تو اُس سے جو کچھ نفع ہوا اُسکا لینا درست نہیں بلکہ اصل روپیہ مالک کو
 واپس دے اور جو کچھ نفع ہوا اُسکو ایسے لوگوں کو خیرات کر دے جو بہت
 محتاج ہوں۔ مسئلہ کسیکا کپڑا بھاڑ ڈالا تو اگر تھوڑا پھٹا ہے تب تو جتنا
 نقصان ہوا ہے اتنا تاوان دلا دین گے اور اگر ایسا بھاڑ ڈالا کہ اب
 اُس کام کا نہیں رہا جس کام کے لئے پہلے تھا مثلاً دوپٹہ ایسا
 بھاڑ ڈالا کہ اب دوپٹہ کے قابل نہیں رہا مگر کر تیان البتہ بن سکتی ہیں
 تو یہ سب کپڑا اسی بھاڑنے والے کو دیدے اور ساری قیمت اُس سے
 بھرتے ہیں۔ مسئلہ کسیکا نگینہ لے کر انگوٹھی پر رکھا لیا تو اب اُسکی
 قیمت دینا پڑے گی انگوٹھی توڑ کر نگینہ نکلا دینا واجب نہیں مسئلہ
 کسیکا کپڑا لیکر رنگ لیا تو اُسکو اختیار ہے چاہے رنگارنگ کیا
 کپڑا لے لے اور رنگنے سے جتنے دام بڑھ گئے ہیں اتنے دام دیدے
 اور چاہے اپنے کپڑے کے دام لے لے اور کپڑا اُسی کے پاس
 رہے۔ مسئلہ تاوان دینے کے بعد پھر اگر وہ چیز مل گئی تو دیکھنا
 چاہیے کہ تاوان اگر مالک کے بتلانے کے موافق دیا ہے اب اُسکا پھیرنا
 واجب نہیں اب وہ اُسکی ہو گئی اور اگر اسکے بتلانے سے کم دیا ہے
 تو اُسکا تاوان پھیر کر اپنی چیز لے سکتی ہے۔ مسئلہ پرانی بکری یا
 گائے گھر میں چلی آئی اُسکا دودھ دھنسا حرام ہے جتنا دودھ لیوے گی

اُسکے دام دینا پڑینگے۔ مسئلہ سوئی تاکہ کپڑے کی چٹ پان تباہ کو
 کتھا ڈلی کوئی چیز بغیر اجازت کے لینا درست نہیں جو لیا ہے اُسکے
 دام دینا واجب ہیں یا اُس سے کھ کے معاف کرالیں تو قیامت
 میں دینا پڑے گا۔ مسئلہ شوہر اپنے دل سے کوئی کپڑا لایا قطع کرے
 وقت کچھ اُس میں سے بچا کر چورا رکھا اور اُسکو نہیں بتایا یہ بھی جائز نہیں جو کچھ
 لینا ہو کھ کے تو اور اجازت نہ دے تو نہ تو۔

شرکت کا بیان

مسئلہ ایک آدمی مر گیا اور اُس نے کچھ مال چھوڑا تو اُسکا سارا مال
 سب حق داروں کی شرکت میں ہے جب تک سب سے اجازت نہ لے
 لیوے تب تک اُسکو اپنے کام میں کوئی نہیں لاسکتی اگر لاو گی اور نفع اٹھاو گی
 تو گناہ ہوگا۔ مسئلہ دو بیویوں نے مل کر کچھ برتن خریدے تو وہ
 برتن دونوں کے ساتھ میں ہیں بے اُس دوسرے کے اجازت
 لئے اکیلے ایک کو برتنا اور کام میں لانا بیچنا وغیرہ درست نہیں مسئلہ
 دو بیویوں نے اپنے اپنے پیسہ ملا کر ساجھے میں امرود تارنگی بیڑا آم
 جامن لکڑی۔ کھیرے خر توبے وغیرہ کوئی چیز مول منگائی اور جب وہ
 چیز بازار سے آئی تو ابوقت ان میں سے ایک ہے اور ایک کہیں گئی
 ہوئی ہے تو یہ ذکر وکد آدھا خود لے تو اور آدھا اُسکا حصہ نکال
 کے رکھد وکد جب وہ آوے گی تو اپنا حصہ لے لیوے گی جب تک دونوں حصہ دار

موجودہ دون حصہ بانٹ کر نادرست نہیں ہے اگر بے اس کے آگے اپنا حصہ الگ کر کے دکھائی تو بہت گناہ ہوا البتہ اگر گھون یا اور کوئی غلہ سامنے میں منگا یا اور اپنا حصہ بانٹ کر رکھ لیا اور دوسرے کا اس کے آنے کے وقت اسکو دیدیا درست ہے لیکن اس صورت میں اگر دوسرے کے حصہ میں اسکو دینے سے پہلے کچھ چوری وغیرہ ہو گئی تو وہ نقصان دونوں آدمی کا سمجھا جاوے گا وہ اس کے حصہ میں سا بھی ہو جاوے گی مسئلہ سو سو روپیہ ملا کر دو شخصوں نے کوئی تجارت کی اور قرار کیا کہ جو کچھ نفع ہو آدھا ہمارا آدھا تھا تو یہ صحیح ہے اور اگر کہا کہ دو حصہ ہمارے اور ایک حصہ تمہارا تو بھی صحیح ہے چاہے روپیہ دونوں کا برابر لگا ہو یا کم زیادہ لگا ہو سب درست ہے مسئلہ ابھی کچھ مال نہیں خریدا گیا تھا کہ وہ سب روپیہ چوری ہو گیا یا دونوں کا روپیہ ابھی الگ الگ رکھا تھا اور دونوں میں ایک کا مال چوری ہو گیا تو شکرت جاتی رہی پھر سے شریک ہوں تب سوداگری کریں مسئلہ دو شخصوں نے سا بھا کیا اور کہا کہ سو روپیہ ہمارا اور سو روپیہ اپنا ملا کر رقم لیٹے کی تجارت کرو اور نفع آدھا آدھا بانٹ لیتوں گے پھر دونوں میں سے ایک نے کچھ کپڑا خریدا پھر دوسرے کے پوتے سو روپیہ چوری ہو گئے تو جتنا مال خریدا ہے وہ دونوں کے ساتھ میں ہے اس لیے آدمی قیمت اس سے لے سکتا ہے مسئلہ سوداگری میں یہ شرط ٹھہرائی کہ نفع میں دس روپیہ یا پندرہ روپیہ ہمارے ہیں باقی جو کچھ نفع ہو سب تمہارا ہے تو یہ درست نہیں مسئلہ سوداگری

مال سے کچھ چوری ہو گیا تو دونوں کا نقصان ہوا یہ نہیں ہے کہ جو نقصان ہو وہ سب ایک ہی کے سر پڑے اگر یہ اقرار کر لیا کہ اگر نقصان ہو تو وہ سب ہمارے ذمہ اور جو نفع ہو وہ آدھا آدھا بانٹ تو یہ بھی درست نہیں مسئلہ جب شرکت ناجائز ہو گئی تو اب نفع بانٹنے میں قول قرار کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ اگر دونوں کا مال برابر برابر ہے تو نفع بھی برابر ملے گا اور اگر برابر نہ ہو تو جس کا مال زیادہ ہے تو اس کو نفع بھی اُس حساب سے ملے گا چاہے جو کچھ اقرار کیا ہو اقرار کا اس وقت اعتبار ہوتا ہے جب شرکت صحیح ہو اور ناجائز نہ ہونے پڑے مسئلہ دو عورتوں نے سا بھا کیا کہ ادھر ادھر سے جو کچھ سینا پر دنا آئے ہم تم ملکر سنا کریں اور جو کچھ سلائی ملا کر آدھی آدھی بانٹ لیا کریں تو یہ شرکت درست ہے اگر یہ اقرار کیا کہ دونوں ملکر سنا کریں اور نفع دو حصہ ہمارے اور ایک حصہ تمہارا تو بھی درست ہے اور اگر یہ اقرار کیا کہ چار آٹہ یا آٹھ آٹہ ہمارے اور باقی سب تمہارا تو یہ درست نہیں مسئلہ ان دونوں میں سے ایک عورت نے کوئی کپڑا سینے کے لیے لے لیا تو دوسری یہ نہیں کہہ سکتی کہ یہ کپڑا تم نے کیوں لیا تمہنے لیا ہے تم ہی سیو بلکہ دونوں کے ذمہ اس کا لینا واجب ہو گیا یہ نہ سہی سکے تو وہ سہی دے یا دونوں ملکر سینے غرض کہ سینے سے انکار نہیں کر سکتی مسئلہ جب کپڑا تھا وہ مانگنے کے لیے آئی اور جس عورت نے لیا تھا وہ اس وقت نہیں ہے بلکہ دوسری عورت ہے تو اس دوسری عورت سے بھی تقاضا کرنا درست ہے

وہ عورت یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھ سے کیا مطلب جبکہ دیا ہوا اس سے مانگو
 مسئلہ اس طرح ہر عورت اُس کپڑے کی مزدوری اور سلائی
 مانگ سکتی ہے جسے کپڑا دیا تھا وہ یہ بات نہیں کہہ سکتی کہ میں تم کو
 سلائی نہ دوں گی بلکہ جبکہ کپڑا دیا تھا اُس کو سلائی دوں گی جب دونوں
 صاحبے میں کام کرتی ہیں تو ہر عورت سلائی کا تقاضا کر سکتی ہے
 اُن دونوں میں سے جس کو سلائی دیدے گی اُسکے ذمہ سے ادا ہو جاوے گی
 مسئلہ دو عورتوں نے شرکت کی کہ آؤ دونوں ملکر جنگل سے لکڑی
 چن لاویں یا کنڈے بن لاویں تو یہ شرکت صحیح نہیں جو چیز جسکے ہاتھ
 میں آئے وہی اُسکی مالک ہے اِسی میں سا جہا نہیں ہے مسئلہ
 ایک نے دوسری سے کہا کہ ہمارے انڈے اپنی مرغی کے نیچے
 رکھ دو جو بچے نکلیں دونوں آدمی آدھوں آدھ بانٹ لیں یہ درست نہیں

ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان

دو آدمیوں نے ملکر بازار سے گھون سگولے تو اب تقسیم کرتے وقت
 دونوں کا موجود ہو نا ضروری نہیں ہے دوسرا حصہ دار موجود نہ تو تب
 بھی ٹھیک ٹھیک تو لکڑا کا حصہ الگ کر کے اپنا حصہ الگ کر لینا درست ہے
 جب اپنا حصہ الگ کر لیا تو کھاؤ پیو کیسکو دیدو چاہو سو کرو سب جائز ہے
 اس طرح گھی تیل انڈے وغیرہ کا بھی حکم ہے غرض کہ جو چیز ایسی ہو کہ
 اُس میں کچھ فرق نہوتا ہو جیسے انڈے کہ انڈے انڈے سب برابر ہیں

یا گیہون کے دو حصہ کے تو جیسے یہ حصہ دیا وہ حصہ دونوں برابر اسی
 سب چیزوں کا بھی حکم ہے کہ دوسرے کے نہونے کے وقت بھی حصہ
 بانٹ کر لینا درست ہے لیکن اگر دوسری نے ابھی اپنا حصہ نہیں لیا تھا کہ
 کسی طرح جاتا رہا تو وہ نقصان دونوں کا ہو گا جیسے شرکت میں بیان ہوا
 اور جن چیزوں میں فرق ہوا کرتا ہے جیسے امرود نازنگی وغیرہ ان کا حکم یہ ہے
 کہ جب تک دونوں حصہ دار موجود نہ ہوں حصہ بانٹ کر لینا درست نہیں
 ہے مسئلہ دو لڑکیوں نے مل کر آم آمرو وغیرہ کچھ منگوا یا اور ایک
 کہین چلی گئی تو اب اس میں سے کھانا درست نہیں جب وہ آجائے
 اسکے سامنے اپنا حصہ الگ کر و تب کھاؤ نہیں تو بہت گناہ ہو گا مسئلہ
 دو نے مل کر جنے بھنولے تو فقط انداز سے تقسیم کر لینا درست نہیں بلکہ
 خوب ٹھیک ٹھیک تو لکر آؤ صا آدھا کرتا چاہیے اگر کسی طرف کمی بیشی
 ہو جاوے گی تو سود ہو جاوے گا۔

گرومی رکھنے کا بیان

مسئلہ تم نے کسی سے دینا روپیہ قرض لیے اور اعتبار کے لئے
 اپنی کوئی چیز اسکے پاس رکھ دی کہ تجھے اعتبار نہ تو میری یہ چیز اپنے
 پاس رکھ لے جب روپیہ ادا کر دوں تو اپنی چیز لے لوں گی یہ جائز ہے
 اسی کو گرومی کہتے ہیں لیکن سود دینا کسی طرح درست نہیں جیسا کہ کل
 صاحب سود لے کر گرومی رکھتے ہیں یہ درست نہیں سود لینا اور
 دینا دونوں حرام ہیں مسئلہ جب تم نے کوئی چیز گرومی رکھ دی

تو اب بغیر قرضہ ادا کئے اپنی چیز کے مانگنے اور ے لینے کا حق نہیں ہے۔
مسئلہ جو چیز تمہارے پاس کیئے گروی رکھی تو اب اس چیز کو
 کام میں لانا اس سے کسی طرح کا نفع اٹھانا ایسے باغ کا پھل
 کھانا ایسی زمین کا غلہ پاروپہ لیکر کھانا ایسے گھر میں رہنا کچھ درست
 نہیں ہے۔ **مسئلہ** اگر بکری گاے وغیرہ گروی ہو تو اس کا دودھ بچہ وغیرہ
 جو کچھ ہو وہ بھی مالک ہی کے ہیں جسکے پاس گروی ہے اسکو لینا
 درست نہیں دودھ کو بیچکر دام کو بھی گروی میں شامل کر دے
 جب وہ تمہارا قرض ادا کر دے تو گروی کی چیز اور یہ دام دودھ کے
 سبب واپس کر دو اور کھلائی کے دام کا ٹکڑو **مسئلہ** اگر تم نے اپنا
 کچھ روپیہ ادا کر دیا تب بھی گروی کی چیز نہیں لئے سکتیں جب سب
 روپیہ ادا کر دی تب وہ چیز پھر لئے گی۔ **مسئلہ** اگر تم نے دس روپیہ
 قرض لئے اور دس ہی روپیہ کی چیز یا پندرہ بیس روپیہ کی چیز گروی کر دی
 اور وہ چیز اس کے پاس جاتی رہی تو اب نہ تو وہ تم سے اپنا کچھ قرض لے
 سکتا ہے اور نہ تم اس سے اپنی گروی کی چیز کے دام لے سکتی ہو
 تمہاری چیز گئی اور اس کا روپیہ گیا اور اگر پانچ ہی روپیہ کی چیز گروی
 رکھی اور وہ جاتی رہی تو پانچ روپیہ تمکو دینا پڑے گا پانچ روپیہ بچا ہو گا

وصیت کا بیان

یہ کسٹ کہ میرے مرنے کے بعد میرا تمام مال فلاں آدمی کو یا فلاں نے کام میں

دیرینا یہ وصیت ہے چاہے تندرستی میں کہے چاہے بیماری میں پھر
 چاہے اس بیماری میں مرنا دے یا تندرست ہو جاوے اور جو خود اپنے
 ہاتھ سے کہیں دیدے کسی کو قرضہ معاف کر دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ تندرستی
 میں ہر طرح درست ہے اور اس سیطرہ جس بیماری سے تنہا ہو جاوے
 اس میں بھی درست ہے اور جس بیماری میں مر جاوے وہ وصیت ہے
 جس کا حکم آگے آتا ہے مسئلہ اگر کسی کے ذمہ نمازین یا روزے
 یا زکوٰۃ یا قسم و روزہ وغیرہ کا کفارہ باقی رہ گیا ہو اور اتنا مال بھی موجود ہو تو
 مرتے وقت اس کے لئے وصیت کرنا ضروری اور واجب ہے اس سیطرہ
 اگر کسی کا کچھ قرض ہو یا کوئی امانت اس کے پاس رکھی ہو اس کی وصیت کر دینا بھی
 واجب ہے نہ کوئی تو گنہگار ہوگی اور اگر کچھ رشتہ دار غریب ہوں جن کو
 شرع سے کچھ میراث نہ پہنچتی ہو اور اس کے پاس بہت مال و دولت ہے
 تو ان کو کچھ دلا دینا اور وصیت کرنا مستحب ہے اور باقی اور لوگوں کے
 لئے وصیت کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے مسئلہ مرنے کے بعد مرد
 کے مال میں سے پہلے تو اس کی گور و کفن کا سامان کرین پھر جو کچھ بچے
 اس سے قرضہ ادا کر دیوں اگر مردے کا بار مال قرضہ ادا کرنے میں لگ جائے
 تو بار مال قرضہ میں لگا دینے وارثوں کو کچھ نہ ملے گا اس لئے قرض
 ادا کرنے کی وصیت پر بہر حال عمل کرین گے اگر سب مال اس وصیت
 کی وجہ سے خرچ ہو جاوے تب بھی کچھ پرداہ نہیں بلکہ اگر وصیت بھی
 نہ کر جاوے تب بھی قرضہ اول ادا کر دینے کے سوا اور چیزوں کی

وصیت کا اختیار فقط تہائی مال میں ہوتا ہے یعنی جتنا مال چھوڑا ہے
اُسکی تہائی میں سے اگر وصیت پوری ہو جاوے مثلاً کفن دفن اور قرعہ
میں لگا کر تین سو روپیہ بچے اور سو روپیہ میں سب وصیتیں پوری ہو جاویں
تب تو وصیت کو پورا کرینگے اور تہائی مال سے زیادہ لگانا وارثوں کے
ذمہ واجب نہیں تہائی میں سے جتنی وصیتیں پوری ہو جاویں اُسکو
پورا کرین باقی چھوڑ دین البتہ اگر سب وارث بخوشی رضامند ہو جاویں
کہ ہم اپنا اپنا حصہ نہ لیویں گے تم اسکی وصیت میں لگا دو
تو البتہ تہائی سے زیادہ بھی وصیت میں لگانا جائز ہے لیکن نابالغوں کی
اجازت کا بالکل اعتبار نہیں ہے وہ اگر اجازت بھی دیں تب بھی
اُنکا حصہ خرچ کرنا درست نہیں **مسئلہ** جس شخص کو میراث
میں مال ملنے والا ہو جسے باپ مان شوہر بیٹا وغیرہ اُسکے
لئے وصیت کرنا صحیح نہیں اور جس رشتہ دار کا اسکے مال میں کچھ حصہ
نہو یا رشتہ دار ہی نہو کوئی غیر ہو اُسکے لئے وصیت کرنا درست ہے
لیکن تہائی مال سے زیادہ دلانے کا اختیار نہیں اگر کسی نے اپنے
وارث کو وصیت کر دی کہ میرے بعد اسکو فلاں چیز دیدینا یا اتنا مال دیدینا
تو اس وصیت سے پانے کا اُسکو کچھ حق نہیں ہے البتہ اگر اور سب وارث
راضی ہو جاویں تو دیدینا جائز ہے **سیطرہ** اگر کسیکو تہائی سے زیادہ
وصیت کر جائے اسکا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سب وارث بخوشی راضی
ہو جاویں تو تہائی سے زیادہ ملے گا ورنہ فقط تہائی مال ملے گا اور

ہا بالئون کی اجازت کا کسی صورت میں اعتبار نہیں ہے ہر جہاں اس کا
 خیال رکھو ہم بار بار کہنا تک لکھیں مسئلہ اگرچہ تہائی مال میں وصیت
 کر جانے کا اختیار ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پوری تہائی کی وصیت نہ کرے
 کم کی وصیت کرے بلکہ اگر زیادہ مال دار ہو تو وصیت ہی نہ کرے وارثوں کے
 لئے چھوڑ دے کہ ابھی طرح فراغت سے بسر کریں کیونکہ اپنے وارثوں کو
 فراغت اور آسائش میں چھوڑ جانے میں بھی ثواب ملتا ہے ان اہل
 اگر ضروری وصیت ہو جسے نماز و زکوٰۃ کا یہ تو اس کی وصیت
 بہر حال کر جائے در نہ گنہگار ہوگی مسئلہ کہیں کہیں میرے بعد
 میرے مال میں سے سو روپیہ خیرات کر دینا تو دیکھو گور و کفن اور قرض
 ادا کرنے کے بعد کتنا مال بچا ہے اگر تین سو یا اس سے زیادہ ہو تو پورے
 سو روپیہ دینا چاہیے اور جو کم ہو تو صرف تہائی دینا واجب ہے ان
 اگر سب وارث بلا کسی دباؤ و لحاظ کے منظور کر لیں تو اور بات نہیں
 مسئلہ اگر کسی کے کوئی وارث نہ ہو تو اس کو پورے مال کی وصیت
 کر دینا بھی درست ہے اور اگر صرف بیوی ہو تو تین چوتھائی کی وصیت
 درست ہے اس طرح اگر کسی کے صرف میان ہو تو آدھے مال کی وصیت
 درست ہے مسئلہ نابالغ کا وصیت کرنا درست نہیں مسئلہ
 یہ وصیت کی کہ میرے جنازے کی نماز فلان شخص پڑھے فلان شہر میں
 یا فلاں نے قبرستان یا فلان کی قبر کے پاس مجھ کو دفن یا فلاں نے کپڑے کا
 کفن دینا میری قبر کی بنادینا قبر پر قبہ بنادینا قبر پر کوئی حافظ بٹھلا دینا

کہ پڑھ پڑھ کے بخشا کہے تو اسکا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ تین وصیتیں اخیر کی
 بالکل جائز ہی نہیں پورا کرنے والا گنہگار ہو گا۔ مسئلہ اگر کوئی
 وصیت کرے کہ اپنی وصیت سے لوٹ جائے یعنی کدے کا ب
 مجھے ایسا منظور نہیں اس وصیت کا اعتبار نہ کرنا تو وہ وصیت باطل ہو گئی
 مسئلہ جس طرح تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا درست نہیں
 سی طرح بیماری کی حالت میں اپنے مال کو تہائی سے زیادہ بھرنے
 ضروری خرچ کھانے پینے دوا دار و وغیرہ کے خرچ کرنا بھی درست نہیں
 اگر تہائی سے زیادہ دیدیا تو بدون اجازت وارثوں کے یہ دنیا صحیح نہیں
 ہوا جتنا تہائی سے زیادہ ہے وارثوں کو اُسکے لینے کا اختیار ہے
 اور نابالغ اگر اجازت دین تب بھی مختبر نہیں اور وارث کو تہائی کے اندر
 بھی بدون سب وارثوں کی اجازت کے دینا درست نہیں اور
 یہ حکم جب ہے کہ اپنی زندگی میں دے کر قبضہ بھی کر دیا ہو اور
 اگر دے تو دیا لیکن قبضہ ابھی نہیں ہوا تو مرنے کے بعد وہ دینا بالکل ہی
 باطل ہے اُسکو کچھ نہ ملے گا وہ سب مال وارثوں کا حق ہے اور یہی
 حکم ہے بیماری کی حالت میں خدا کی راہ میں دینے نیک کام میں لگانے کا
 غرض کہ تہائی سے زیادہ کسی طرح صرف کرنا جائز نہیں مسئلہ بیمار کے
 پاس بیمار پر سنی کی رسم سے کچھ لوگ آگے اور کچھ دن بیٹن لگ گئے
 کہ بیٹن رہتے اور اُسکے مال میں کھاتے پیتے ہیں تو اگر مریض کی خدمت
 کے لئے اُنکے رہنے کی ضرورت ہو تو خیر کچھ حرج نہیں اور اگر

ضرورت نہ ہو تو انکی دعوت مدارات کھانے پینے میں بھی تہائی سے زیادہ لگانا جائز نہیں اور اگر ضرورت بھی نہ ہو اور وہ لوگ وارث ہوں تو تہائی سے کم بھی بالکل جائز نہیں یعنی انکو اسکے مال میں کھانا جائز نہیں ہاں اگر سب وارث بخوشی اجازت دیدیں تو جائز ہے مسئلہ ایسی بیماری کی حالت میں جس میں بیمار مر جاوے اپنا قرض معاف کرے گا بھی اختیار نہیں ہے اگر کسی وارث پر قرض آتا تھا اسکو معاف کیا تو معاف نہیں ہوا اگر سب وارث یہ میسافی منظور کریں اور بالغ ہوں تب معاف ہوگا اور اگر کسی غیر کو معاف کیا تو تہائی مال سے جتنا زیادہ ہوگا معاف نہ ہوگا اکثر دستور ہے کہ بی بی مرتے وقت اپنا بھروسہ معاف کر دیتی ہے یہ معاف کرنا صحیح نہیں مسئلہ حالت حل میں در و شروع ہو جانے کے بعد اگر کسی کو کچھ دیوے یا بھروسہ معاف کرے تو ایسا بھی وہی حکم ہے جو مرتے وقت لینے کا ہے لیکن اگر خدا نکرے اس میں مر جائے تب تو یہ وصیت ہے کہ وارث کے لئے کچھ جائز نہیں اور غیر کے لئے تہائی سے زیادہ دینے اور معاف کرنے کا اختیار نہیں البتہ اگر خیر و عافیت سے لڑا کا ہو گیا تو اب وہ دنیا لینا اور معاف کرنا صحیح ہو گیا مسئلہ مر جانے کے بعد اسکے مال میں سے گور و کفن کر دو کچھ بچے تو سب سے پہلے اسکا قرض ادا کرنا چاہیے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو قرضہ کا ادا کرنا پھر حال مقدم ہے بی بی کا ہر بھی قرضہ میں داخل ہے اگر قرضہ نہ ہو یا قرضہ سے کچھ بچ رہا ہے

تو دیکھنا چاہیے کچھ وصیت تو نہیں کی ہے اگر کی ہے تو تہائی میں جاری ہوگی اور اگر نہیں کی یا وصیت سے جو بچا ہے وہ سب وارثوں کا حق ہے شرع سے جن کا جن کا حصہ ہو کسی عالم سے پوچھ کر کے دے دینا چاہیے یہ جو دستور ہے کہ جو جسکے ماتھے لگالے بھاگا بڑا گناہ ہے بیان نہ دو گے تو قیامت میں دینا پڑے گا جہاں روپیہ کے عوض نیکیاں دینا پڑیں گی اس طرح لڑکیوں کا حصہ بھی ضرور دینا چاہیے شرع سے انکا بھی حق ہے مسئلہ مرد کے مال میں سے لوگوں کی مہانداری آنے والیوں کی خاطر مدارات کھلانا پلانا صدقہ خیرات وغیرہ کچھ کرنا جائز نہیں ہے اس طرح مرنے کے بعد سے دفن کرنے تک جو کچھ ناج و غیرہ فقیروں کو دیا جاتا ہے مرد کے مال میں سے اسکا دینا بھی حرام ہے مرد کو ہرگز کچھ ثواب نہیں پونہتا بلکہ ثواب سمجھنا سخت گناہ ہے کیونکہ اب یہ سب مال تو وارثوں کا ہو گیا پر ائی حق تلفی کرنے کے دینا ایسا ہی ہے جیسے غیر کا مال چور کے دیدینا سب مال وارثوں کو بانٹ دینا چاہیے انکو اختیار ہے اپنے اپنے حصہ میں سے چاہے شرع کے موافق کچھ کریں یا نہ کریں بلکہ وارثوں سے اس خرچ کرنے اور خیرات کرنے کی اجازت بھی لینا چاہیے کیونکہ اجازت لینے سے فقط ظاہر دل سے اجازت دیتے ہیں کہ اجازت نہ دینے میں بدنامی ہوگی ایسی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں ہے مسئلہ اس طرح یہ جو دستور ہے کہ اس کے

تمالی کپڑے خیرات کر دیے جاتے ہیں یہی بغیر اجازت وار تو نہ
ہرگز جائز نہیں اور اگر وارثوں میں کوئی نابالغ ہو تب تو اجازت
دینے پر بھی جائز نہیں پہلے مال تقسیم کر تو تب بالغ لوگ اپنے
حصہ میں سے جو چاہیں دین بغیر تقسیم کیے ہرگز نہ دینا چاہیے

التماس

مولوی احمد علی صاحب چنکا ذکر پہلے حصہ کے شروع میں ہے یہاں تک کہ
مضمون کو ترتیب دیکھے تھے اور کچھ متفرق کاغذ لکھے چکے تھے کہ ہادیجہ السہدہ کو
شہر قنوج ایسی سسرال میں انتقال کر گئے انکے واسطے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ انکی
عشرت فرما دین اور انکو جنت میں بے درجہ بخشین اب آگے جو مضمون لکھے
ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بھر دسہ پر لکھے جاتے ہیں پورا کرنا اٹکا کام ہے

تجوید یعنی قرآن کو اچھی طرح سنوار کر صحیح پڑھنے کا بیان

مسئلہ اس میں کوشش کرنا واجب ہے اس میں بے پروائی اور سستی کرینے
گناہ ہوتا ہے فائدہ اسکے قاعدے بے بہت سے ہیں مگر ٹھوسے سے قاعدے
جو بہت ضروری اور آسان ہیں لکھے جاتے ہیں تنبیہ ان حرفوں میں خوب
اتہام سے فرق کرنا چاہیے اور اچھی طرح ادا کرنا چاہیے ا- ع- ر میں

ع- معنی بائیں جباریک تھیں وہ سمجھ میں نہ آتیں۔ یا جو بہت ظاہر تھیں کہ خود عود انکے موافق پڑتے
ہیں ایسی باتیں نہیں لکھیں ۱۲۔

اور تلمین اور ثس ص میں اور ح کا میں اور ذض میں اور ذسناظ
 میں کہ ت پڑ نہیں ہوتی ط پڑ ہوتی ہے اور ث نرم ہوتی ہے س سخت
 ہوتا ہے ص پڑ ہوتا ہو اور ض کے نکالنے میں زبان کی کروٹ بائیں طرف
 انی ڈاڑھ سے لگتی ہے سامنے کے دانتوں سے اُسکا پڑھنا غلط ہو اور اسکی
 زیادہ مشق کرنا چاہیے اور ذ نرم ہوتی ہے سخت ہوتی ہے ط پڑ ہوتی ہے
 قاعدہ یہ حروف ہمیشہ پڑ ہوتے ہیں۔ خ ص ض ط ظ غ ق قاعدہ
 ن م پ ر جب تشدید ہو غنہ سے پڑھو۔ یعنی اُسی آواز کو ذرا دیر تک ناک میں
 نکالتی رہو فاء جس حرف پر زیر یا زیر یا پیش ہو اور اُس سے آگے
 الف یا ہی یا واؤ نہوا سکو بڑھا کر مت پڑھو۔ جیسے اکثر لڑکیوں کی عادت
 پڑ جاتی ہے اس طرح پڑھنا غلط ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ کو اس طرح پڑھنا اَلْحَمْدُ دیا
 مالک کو اس طرح پڑھنا طَلِیْ یا اِیْطَلِیْ کو اس طرح پڑھنا اِیْطَلِیْ کا اور جہاں الف یا ہی
 یا واؤ ہوا سکو گھٹاؤ مت غرض کھڑے پڑے کا بہت خیال رکھو قاعدہ
 پیش کو واو کی بُودیکر پڑھو اور زیر کو می کی بُودیکر قاعدہ جہاں نون
 پر جزم ہو اور اُس نون کے بعد ان حروف میں سے کوئی حرف ہو اُس
 ن کو غنہ سے پڑھو۔ وہ حروف یہ ہیں ت ث ج د ذ س ش ص ض
 ط ظ ف ق ک جیسے اَنْتُمْ مِنْ بَمْرَةٍ فَانْجِیْناكُمْ۔ اَنْتَ اِذَا۔ اَنْتَ اَنْتُمْ
 تَنْزَلَ۔ مِثْلَانِ۔ یَنْشُرُ لَمْ یَصْبِرْ۔ مَنْصُودٌ۔ قَالَ طِبْنَ۔ کَالْظُلْمِ یَفْقُوْنَ
 مِنْ قَبْلِکَ۔ اِنْ کُنْتُمْ قَاعِدَہ اس طرح اگر کسی حرف پر دو زیر یا دو زیر
 رو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اُس حرف کے بعد

ان سیندرہ حرفون میں سے کوئی حرف آجاوے تب بھی اُس نون کی آواز پر غنہ کرو جیسے جَتَّيْ تَحْرِي سَحْمِيَّ عَاثَتْ اَسْتَوِي۔ مِثْلُ نَفْسٍ شَيْئًا۔ رَدَّ قَالُوا۔
 سَ مَسُوْلُ كَرِيْمٍ اسے طرح اور مثالین ڈھونڈو قاعدہ جہان نون پر جزم
 ہوا اور اُس کے بعد حرف بی یا حرف ل آوے تو اُس نون میں نون کی آواز
 بالکل نہیں رہتی بلکہ بالکل سیال میں مل جاتا ہو۔ جیسے مِثْلُ سَتَّيْ تَحْرِي لَكِيْ
 لَا يَتَعَرَّفُونَ قَاعِدَہ اسے طرح اگر کسی حرف پر دوزیر یا دوزیر یا دو
 پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اُس حرف کے بعد
 یا ل ہو جب بھی اُس نون کی آواز نہ رہیگی سیال میں مل جادے گا جیسے
 عَفُوْرٌ دَحِيْمٌ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ قَاعِدَہ اگر نون پر جزم ہو اور اُس کے بعد
 حرف ب ہو تو اُس نون کو میم کی طرح پڑھینگے اور اُس پر غنہ بھی کریں گے
 جیسے اَيُّهُمْ اسکو اس طرح پڑھیں گے اَمِنْهُمْ اسے طرح اگر کسی حرف پر
 دوزیر یا دوزیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور
 اُس کے بعد ب ہو وہاں بھی اُس نون کی آواز کو میم کی طرح پڑھیں گے جیسے
 اَيُّهُمْ اسکو اس طرح پڑھیں گے اَلْمُتَّقِيْنَ بعض قرآن میں ایسے
 موقع پر بھی سی میم لکھ دیتے ہیں اور بعضوں میں نہیں لکھتے مگر پڑھنا
 جگہ چاہیے جہاں جہاں یہ قاعدہ پایا جاوے قاعدہ جہان میم
 پر جزم ہو اور اُس کے بعد حرف ب ہو تو اُس میم پر غنہ کرو جیسے يَتَقَعَمُ
 بِالنَّارِ قَاعِدَہ جس حرف پر دوزیر یا دوزیر یا دو پیش ہوں اور اُس کے
 بعد وائے حرف پر جزم ہو تو وہاں دوزیر کی جگہ ایک زیر پڑھیں گے اور

وہاں جو الف لکھا ہے اس کو نہ پڑھینگے اور ایک نوں زیر والا اپنی طرف سے
 نکال کر اس حزم والے حرف سے ملا دینگے جیسے خَيْرٌ الْوَصِيَّةِ اس کو اس طرح
 پڑھینگے خَيْرٌ الْوَصِيَّةِ اس طرح دو زیر کی جگہ ایک پڑھینگے اور ویسا ہی
 نوں پہلے حرف سے ملا دینگے جیسے فَخُورِ الدِّينِ اس کو اس طرح پڑھینگے
 فَخُورِ الدِّينِ اس طرح دو پیش کی جگہ ایک پیش پڑھینگے اور ویسا ہی نوں
 پہلے حرف سے ملا دینگے جیسے نَوْمٌ ابْنٌ اس کو اس طرح پڑھینگے نَوْمٌ ابْنٌ
 یعنی قرآن میں ننھا سا نوں پنج میں لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کسی قرآن میں ننھا
 جب بھی پڑھنا چاہیے قاعدہ سا پر اگر زیر یا پیش ہو پڑھتا
 چاہیے جیسے رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اَمْرُهُمْ اور اگر د کے نیچے زیر ہو تو ایک
 پڑھو جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ اور اگر سا پر حزم ہو تو اس سے پہلے والے
 حرف کو دیکھو اگر اس پر زیر یا پیش ہے تو سا کو پڑھو جیسے اَنْتُمْ تَخْلَعُونَ
 اور اگر اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس حزم والی سا کو باریک پڑھو
 جیسے لَمْ تَنْفُذْهُمْ اور کہیں کہیں یہ قاعدہ نہیں چلتا۔ مگر وہ موقع تھار می
 سمجھ میں نہ آویں گے۔ زیادہ جگہ ہی قاعدہ ہے۔ تم لوہیں پڑھا کرو قاعدہ
 اَللّٰهُ اور اَللّٰهُمَّ میں جو لام ہے اس لام سے پہلے والے حرف پر اگر زیر
 یا پیش ہو تو لام کو پڑھو جیسے خَلَّمَ اللّٰهُ۔ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ
 اور اگر پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اس لام کو باریک پڑھو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
 قاعدہ جہاں گول ت لکھی ہو چاہیے الگ ہو۔ اس طرح قاعدہ چاہتے ہی
 ہوئی ہر اس طرح ہے اور اُسپر ٹھہرنا ہو تو اس ت کو قاعدہ کی طرح پڑھیں گے

جیسے فَسَوَّطَ اسکو اس طرح پڑھیں گے فَسَوَّطَ اس طرح اَنُوَالِیَ کَوَیْلًا وَرَطَبًا
 مین پڑھیں گے قاعدہ جس حرف پر دو زبر ہوں اور اُس پر ٹھہرنا ہو
 تو اُس حرف سے آگے الف پڑھیں گے جیسے یَدَا عَطَا اس طرح پڑھیں یَدَا عَا
 قاعدہ جس جگہ قرآن مین ایسی نشانی لکھی ہوئی ہو ح س د و ہان ذ
 بڑھا دو جیسے وَلَا الصَّلَاتِ یہاں الف کو اور اللّٰو ن سے بڑھا کر
 پڑھو یا جیسے قَالُوا اَتُؤْمِنُ یہاں واد کو اور جگھوں کے واد سے
 بڑھا دو۔ یا جیسے فَاِذَا یُحْمَسُ اس کے کو دوسری جگہ کی مے سے بڑھا کر
 قاعدہ جہاں ایسی نشانیاں بنی ہوں ٹھہر جاؤ موطہ ففت لک اور
 جہاں س یا سکتہ ہو وقفہ ہو وہاں سانس نہ توڑو مگر ذرا رک کر کے پڑھتے
 چلے جاؤ اور جہاں ایک آیت مین دو جگہ تین نقطے بنے ہوں اس طرح
 وہاں ایک جگہ ٹھہرو ایک جگہ نہ ٹھہرو چاہے پہلی جگہ ٹھہرو چاہے
 دوسری جگہ ٹھہرو اور جہاں لاکھا ہو وہاں مت ٹھہرو اور جہاں اور
 نشانیاں بنی ہوں جی چاہے ٹھہرو جی چاہے نہ ٹھہرو۔ اور جہاں اوپر پنجے
 دو نشانیاں بنی ہوں جو اوپر لکھی ہو اُس پر عمل کرو قاعدہ جس حرف پر
 جزم ہو اور اُس کے بعد و لے حرف پر تشدید ہو تو اُس جگہ پہلا حرف
 نہ پڑھیں گے جیسے فَدَقَّ بَیِّنٌ مِّنْ دَالٍ نہ پڑھیں گے اور قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ
 بَنِي نَضِيرٍ گے اور لَقَدْ بَسَطْتَ مِیْن ط نہ پڑھیں گے اور اَنْفَلَتْ دَعْوَا اللّٰهِ
 مِیْن ت نہ پڑھیں گے اور اُحِیَّتْ دَعْوَتُکُمَا مِیْن ت نہ پڑھیں گے اور
 اَلَمْ یَخْلُقْکُمْ مِّنْ ف نہ پڑھیں گے۔ البتہ اگر یہ جزمہ الاحرف ن ہو یا ذ

دوزیر و پیش سے نون پیدا ہو گیا ہو اور اس کے بعد تشدید والا حرف
 آیا اور ہو تو وہاں پڑنے میں نون کی بورہ کی جیسے منہ تَقُولُ
 ظَلُمْتُ وَعَفَا میں نون کی آواز ناک میں پیدا ہوگی فائدہ پارہ و مامونہ کے
 چوتھے رکوع کی چھٹی آیت میں جو یہ بول آیا ہے جَعَزَ اس کے
 زیر کو اور زیر و ن کی طرح نہ پڑیں گے بلکہ بسطِ حرف "و" سے "ی" کی سر کا
 زیر پڑھا جاتا ہو اس طرح اسکو بھی پڑیں گے فائدہ پارہ حم میں سورہ حجرات
 کے دوسرے رکوع کی پہلی آیت میں جو یہ بول آیا ہے يٰۤاَيُّهَا سَمِیْن
 یٰسٰی کا سین کسی حرف سے نہیں ملتا اور اُس کے بعد کا لام اگلے سین سے
 ملتا ہے اور اس طرح پڑھا جاتا ہے یٰسٰی یٰسٰی فائدہ پارہ تِلْكَ الْاٰیٰتُ السُّورَةُ
 آل عمران کے شروع میں جو اَلِہا آیا ہے اُسکی میم کو لگے لفظ اللہ کے لام
 سے اس طرح ملایا جاتا ہے جسکے بعد یون ہوئے ہیں مری زیر ہی مل زیر
 مَلْ۔ مِلْ اور بعض پڑنے والی جو اس طرح پڑھتی ہیں مِلْمَلْ یہ غلط ہے
 فائدہ یہ چند مقام سے ہیں کہ لکھا جاتا ہو اور طرح اور پڑھا جاتا ہے اور طرح
 انکا بہت خیال رکھو اور قرآن میں یہ مقامات نکال کر لڑکیوں کو دکھا دو اور سمجھا دو
 مقام اول قرآن مجید میں جہاں کہیں لفظ اَنَّا آیا ہے اُس میں نون کے
 بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا بلکہ فقط پہلا الف اور نون زیر کے ساتھ
 پڑھتے ہیں اُسکو پڑھاتے نہیں اس طرح اَنَّا مقام ۲۔ پارہ سَبَقُولُ کے
 سوطوں میں رکوع کی تیسری آیت میں یَبْسُطُ ص سے لکھا جاتا ہو مگر نہ
 سے پڑھا جاتا ہو اس طرح یَبْسُطُ اکثر قرآن میں ایک نسخہ ساسین بھی لکھتے ہیں

لیکن اگر نہ بھی لکھا ہو جب بھی سین پڑھے اسے بطرح پارہ ۷ و لو اننا کے سوا حوین
 رکوع کی پانچویں آیت میں جو بھضۃ آیا ہے اس میں بھی ص کی جگہ میں پڑھو
 ہین مقام ۳۔ پارہ ۷ دن تنائے کے چھٹے رکوع کی پہلی آیت میں ان اناشہ میں ب
 کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں ان اناشہ
 مقام ۴۔ پارہ ۷ دن تنائے کے آٹھویں رکوع کی تیسری آیت میں لا الہ الا اللہ
 میں پہلے لام کے بعد و الف لکھے ہیں مگر ایک الف پڑھا جاتا ہے اس طرح لا الہ الا اللہ
 مقام ۵۔ پارہ ۷ لا یحب اللہ کے نوین رکوع کی تیسری آیت میں تَبَوُّعاً
 میں ہمزہ کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یون پڑھتے ہیں تَبَوُّعاً
 مقام ۶۔ پارہ ۷ قَالَ الْمَلَأَ اللہ کے تیسرے رکوع کی چوتھی آیت میں مَلَأَ
 میں لام کے بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یون پڑھتے ہیں مَلَأَ
 اس طرح یہ لفظ قرآن میں جہاں آیا ہے اس طرح پڑھا جاتا ہے اس مقام ۷۔ پارہ ۷
 واعلموا کے تیرھویں رکوع کی پانچویں آیت میں لا اَوْضَعُوا میں لام کے
 بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یون پڑھتے ہیں لا اَوْضَعُوا مقام ۸
 پارہ ۷ و ما من دابة کے چھٹے رکوع کی آٹھویں آیت میں تَحْمُوداً میں دال کے
 بعد الف لکھا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یون پڑھتے ہیں تَحْمُوداً اس طرح پارہ ۷
 فما خطبکم سورہ والنجم کے تیسرے رکوع کی انیسویں آیت میں جو تَحْمُوداً آیا ہے
 اس میں بھی الف نہیں پڑھا جاتا مقام ۹۔ پارہ ۷ و ما ابرئ نفسی کے دسویں
 رکوع کی چوتھی آیت میں لَتَشْلُوا میں واو کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا
 نہیں جاتا بلکہ یون پڑھتے ہیں لَتَشْلُوا مقام ۱۰۔ پارہ ۷ سَلْحَنَ الذی کے

چودھویں رکوع کی دوسری آیت میں لَنْ تَدْعُوْا مِنْ وَاوِکے بعد الف
لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَنْ تَدْعُوْا اس طرح بارہ
سُبْحٰنَ الَّذِی کے سوطھویں رکوع کی پہلی آیت میں لَشَّیْ مِّنَ الْف نہیں پڑھا
جاتا بلکہ اس طرح پڑھتے ہیں لَشَّیْ مَقَام ۱۱ بارہ سُبْحٰنَ الَّذِی کے سترھویں
رکوع کی ساتویں آیت میں لَکِیْ مِّنَ الْوَاو کے بعد الف لکھا جاتا ہے
مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں لَکِیْ مَقَام ۱۲ بارہ وَفَا لَذِیْنَ
لَا یُجُوْنَ کے سترھویں رکوع کی ساتویں آیت میں لَا اَذْبَحَتْہٗ مِّنَ لَّام کے
بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہو اس طرح لَا اَذْبَحَتْہٗ مَقَام
۱۳ بارہ وَفَا کے چھٹے رکوع کی سنیالیسویں آیت میں لَا اِلٰہَ اِلَّا الْحَیُّ مِّن
پہلے لام کے بعد دو الف لکھے جاتے ہیں مگر ایک پڑھا جاتا ہو اس طرح
لَا اِلٰہَ اِلَّا الْحَیُّ مَقَام ۱۴ بارہ وَفَا کے پہلے رکوع کی چوتھی
آیت میں لَیَبْلُوْا مِنْ وَاو کے بعد الف لکھا جاتا ہو مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ
یوں پڑھتے ہیں لَیَبْلُوْا اس طرح اسی سورت کے چوتھے رکوع کی تیسری
آیت میں تَبْلُوْا مِنْ وَاو کے بعد الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ
یوں پڑھتے ہیں تَبْلُوْا مَقَام ۱۵ بارہ تَبَارَکَ الَّذِی سُوْرہ دھر کے
پہلے رکوع کی چوتھی آیت میں سَلٰ سَلٰ مِّن دوسرے لام کے بعد الف
لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا بلکہ یوں پڑھتے ہیں سَلٰ سَلٰ اَوْ ر اسی
رکوع کی پندرھویں اور سوطھویں آیت میں دو جگہ فَوَا سَ فَوَا سَ پڑھا
آیا ہے اور دونوں جگہ دوسری سا کے بعد الف لکھا جاتا ہو سواکثر پڑھنے والے

پہلے قواریر پر ٹھہر جاتے ہیں اور دوسرے قواریر پر نہیں ٹھہرتے اس طرح
 پڑھتے ہیں تو یہ حکم ہے کہ پہلی جگہ الف پڑھیں دوسری جگہ الف نہ پڑھیں
 بلکہ اس طرح پڑھیں قواریر اور اگر کوئی پہلی جگہ نہ ٹھہرے یا دوسری
 جگہ ٹھہر جاوے تو جہاں ٹھہرے وہاں الف پڑھے جہاں ٹھہرے وہاں
 الف نہ پڑھے فائدہ پارہ واعلموا میں جو سورہ توبہ براءۃ میں اللہ سے
 شروع ہوتی ہے اس پر بسم اللہ نہیں لکھی اسکا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اوپر سے
 پڑھتی چلی آتی ہے وہاں سپر پوچھ کر بسم اللہ نہ پڑھے ویسے ہی شروع کرے
 اور اگر کسی نے اسی جگہ سے پڑھنا شروع کیا ہے یا کچھ سورت پڑھ کر پڑھنا
 بند کر دیا تھا پھر ج میں سے پڑھنا شروع کیا تو ان دونوں حالتوں میں
 بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چاہیے۔

استاد کے لئے ضروری بات

یہ سب قاعدے سمجھا کر ایک ایک کو کئی کئی روز تک پاؤ پاؤ آدھے آدھے
 پارہ میں خوب جاری اور مشق کرا دو۔

شوہر کے حقوق کا بیان

اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بڑا حق بنایا ہے اور بہت بزرگی دینی ہے شوہر کا راضی
 اور خوش رکھنا بڑی عبادت ہے اور اسکا ناخوش اور ناراض کرنا بہت
 گناہ ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو

عورت پانچون وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور اپنی آبر و کو بچائے رہے یعنی پاکدامن رہے اور اپنے شوہر کی مابعداری اور فرمانبرداری کرتی رہے تو اسکو اختیار ہے جس دروازہ سے چاہے جنت میں چلی جائے مطلب یہ ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے اسکا جی چاہے جنت میں بے کھٹکے چلی جاوے اور حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ جسکی موت ایسی حالت پر آئے کہ اسکا شوہر اس سے راضی ہے تو وہ جنتی ہے اور حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ اگر میں خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کے لئے کہتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے میان کو سجدہ کیا کرے۔ اگر مرد اپنی عورت کو حکم دے کہ اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر اس پہاڑ تک لجاوے اور اس پہاڑ کے پتھر اٹھا کر تیسرے پہاڑ تک لجاوے تو اسکو یہی کرنا چاہیے اور حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بی بی کو اپنی کام کے لئے بلاوے تو ضرور اس کے پاس آوے اگر چوٹھے پر بیٹھی ہو تب بھی چلی آئے مطلب یہ ہے کہ چاہے جتنے ضروری کام پر بیٹھی ہو سب چھوڑ چھاڑ کر چلی آوے۔ اور حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ جب کسی مرد نے اپنی عورت کو اپنے پاس لیٹنے کے لیے بلایا اور وہ نہ آئی پھر وہ اسی طرح غصہ میں لیٹ رہا تو صبح تک سارے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے میان کو ستاتی ہے تو جو حور قیامت میں اسکی بی بی بنے گی یوں کہتی ہے تیرا خدا تاس کرے تو اسکو موت ستا یہ تو تیرے پاس مہمان ہے تھوڑے ہی دنوں

تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا۔ اور حضرتؑ نے فرمایا کہ تین طرح کے آدمی ایسے ہیں جنکی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی منظور ہوتی ہے ایک تو وہ بونڈی غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے دوسرے وہ عورت جسکا شوہر اُس سے ناخوش ہو تبسیرے وہ جو نشہ میں مست ہو۔ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ سب سے اچھی کون عورت ہے تو آپؐ نے فرمایا وہ عورت کہ جب اُسکا میان اُسکی طرف دیکھے تو خوش نہ ہو اور جب کچھ کہے تو کہاٹلے اور اپنی جان و مال میں کچھ اُسکے خلاف نہ کرے جو اُسکو ناگوار ہو ایک حق مرد کا یہ ہے کہ اُسکے پاس ہوتے ہوئے بے اُسکی اجازت کے نفل روزے نہ رکھا کرے اور بے اُسکی اجازت کے نفل نماز نہ پڑھے ایک حق اُسکا یہ ہے کہ اپنی صورت بگاڑ کے اور میاں کی بجلی نہ رہا کرے بلکہ بناؤ سنگار سے رہا کرتے یہاں تک کہ اگر مرد کے کہنے پر بھی عورت سنگار نہ کرے تو مرد کو مارنے کا اختیار ہے۔ ایک حق یہ ہے کہ بے میان کی اجازت کھرے باہر کہیں نہ جاوے اور نہ عزیز اور رشتہ دار کے گھر نہ کسی غیر کے گھر۔

میان کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ

یہ خوب سمجھ لو کہ میان بی بی کا ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں تیر کرنا ہے اگر وہ دنوں کا دل ملا ہوا رہا تو اُس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدا نخواستہ دلوں میں فرق آگیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں

اسے جہان تک ہو سکے میان کا دل ہاتھ میں لیے رہو اور اس کی آنکھ کے
 اشارہ پر چلا کرو۔ اگر وہ ظلم کرے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہو
 تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا
 کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کر دیکسی وقت کوئی بات ایسی
 نکرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو اگر وہ دن کو رات بتلائے تو تم بھی دن کو
 رات کہنے لگو۔ کم سمجھی اور انخام نہ سوچنے کی وجہ سے بعضی بیبیان
 ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں جس سے عہد کے دل میں میل آجاتا ہے کہیں بے
 موقع زبان چلا دی کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کھ ڈالی۔ غصہ میں جلی کٹی باتیں
 لکھدیں کہ جو ادب خواہ سنکر برا لگے پھر جب اس کا دل پھر گیا تو روتی پھرتی
 ہیں۔ یہ خوب سمجھ لو کہ دل پر میل آجانے کے بعد اگر دو چار دن میں
 تنے کہہ سنکر سنا بھی لیا تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی۔ پھر ہزار
 باتیں بناؤ عذر معذرت کرو لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا اب ویسی محبت
 نہیں رہتی جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آجاتا ہے کہ وہ ہی ہے جسے
 غلام نے غلام نے دن ایسا کہا تھا۔ اس لئے اپنے شوہر کے ساتھ خوب
 سوچ سمجھ کر رہنا چاہیے کہ خدا اور رسول کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا
 اور آخرت دونوں درست ہو جائیں۔ سمجھدار بیبیوں کو کچھ بتلانے کی تو کوئی
 ضرورت نہیں ہے وہ خود ہی ہر بات کے نیک و بد کو دیکھ لیں گی
 لیکن پھر بھی اہم بعض ضروری باتیں بیان کرتے ہیں جب تم ان کو خوب سمجھ
 لو گی تو اور باتیں بھی اسی سے معلوم ہو جائیں گی۔ شوہر کی حیثیت سے

نایدا چنچ نہ مانگو جو کچھ جڑے سے اٹھا کر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کے بسر کرو اگر
 کبھی کوئی زیور یا کپڑا پسند پڑا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو اُسکی
 فرمائش نہ کرو نہ اُسکے نہ ملنے پر حسرت کرو بالکل منہ پر سے نہ نکالو۔ خود سوچو کہ
 اگر تم نے کہا تو وہ اپنے دل میں کہے گا کہ اسکو ہمارا کچھ خیال نہیں کہ ایسی بیوقوف
 فرمائش کرتی ہے بلکہ اگر میان امیر ہو تب بھی جہاں تک ہو سکے خود
 کبھی کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو البتہ اگر وہ خود پوچھے کہ تمہارے واسطے
 کیا لاؤں تو خیر بتلا دو کہ فرمائش کرنے سے آدمی نظروں سے گھٹ جاتا ہے
 اور اسکی بات ہیٹھی ہو جاتی ہے۔ کسی بات پر ضد اور ہٹ نہ کرو اگر کوئی
 بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اسوقت جانے دو پھر کسی دوسرے وقت
 مناسب طریقہ سے طے کر لینا اگر میان کے یہاں تکلیف سے گزے
 تو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مراد کو رنج نہ پہنچے
 اور تمہارے اس نباہ سے اسکا دل پسند بھی ہو جائے
 اگر تمہارے لئے کوئی چیز لاوے تو پسند آوے یا نہ آوے ہمیشہ اُس پر
 خوشی ظاہر کرو یہ نہ کہو کہ یہ چیز بُری ہے ہمارے پسند نہیں ہے اس سے
 اُس کا دل ٹھوڑا ہو جائیگا اور پھر کبھی کچھ لانے کو نہ چاہے گا اور اگر اسکی
 تعریف کر کے خوشی سے لے لو گی تو دل اور ٹھہرے گا اور پھر اس سے
 زیادہ چیز لاوے گا۔ کبھی غصہ میں اگر قاعدہ کی ناشکری نہ کرو اور یوں
 نہ کہنے لگو کہ اس مومن نے اُجڑے گھر میں اکیرین نے دیکھا کیا پس ساری عمر
 مصیبت اور تکلیف ہی ہے کبھی۔ مٹا پایا ہے میری قیمت پھوڑ دی کہ بے

ایسی بلا میں پھنسا دیا۔ ایسی آگ میں جھونک دیا کہ ایسی باتوں سے بچ کر دل
 میں جگہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں
 کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جا دین گی
 تو حضرت نے فرمایا کہ یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں اور اپنے
 خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں۔ تو خیال کرو کہ یہ ناشکری کتنی بری چیز
 ہے اور کسی پر لعنت کرنا یا یوں کہنا فلانی پر خدا کی مار۔ خدا کی پھٹکار
 فلانی کا لعنتی چہرہ ہے منہ پر لعنت برس رہی ہے یہ سب باتیں بہت
 بُری ہیں۔ شوہر کو کسی بات پر غصہ آگیا تو ایسی بات مت کہو کہ غصہ اور زیادہ
 ہو جاوے۔ ہر وقت مزاج دیکھ کر کے بات کرو اگر دیکھو کہ اس وقت مہنسی
 دل لگی میں خوش ہے تو مہنسی دل لگی کرو۔ اور نہیں تو مہنسی نہ کرو جیسا مزاج
 دیکھو ویسی باتیں کرو کسی بات پر تم سے خفا ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی گال
 پھلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوش آمد کر کے عذر معذرت کر کے ہاتھ جوڑ کے
 جیسا طرح بنے اسکو منالو چاہے تمہارا قصور ہو تو شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی
 تم ہرگز نہ روٹھو اور ہاتھ جوڑ کر قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور اپنی عزت
 سمجھو اور خوب سمجھ لو کہ میان بی بی کا ملاپ فقط خالی خالی محبت سے نہیں
 ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میان کا ادب بھی کرنا ضرور ہے میان کو اپنے
 برابر درجہ میں سمجھنا بڑی غلطی ہے میان سے ہرگز کبھی کوئی کام مت لو
 اگر وہ محبت میں آکر کبھی ہاتھ یا سر واپنے لگے تو تم نے دو بھلا سوچو کہ اگر

تھلا باب ایسا کرے تو کیا تمکو گوارا ہوگا پھر شوہر کا رتبہ تو اس سے بھی زیادہ
 ہے اُنھنے بیٹھے میں بات چیت میں غرضکہ ہر بات میں ادب تیز کا پاس
 اور خیال رکھتا۔ اور اگر خود تھلا ہی قصور ہو تو ایسے وقت ایٹھ کر الگ
 بیٹھتا تو اور بھی پوری پو تو فی اور نادانی ہے ایسی باتوں سے دل پیٹ
 جاتا ہے جب کبھی پردیس سے آوے تو مزاج پوچھو۔ خیریت دریافت
 کرو کہ وہاں کس طرح رہے تھلک تو نہیں ہوئی۔ ہاتھ پاؤں پکڑ لو کہ تم تھک
 گئے ہو گے بھوکا ہو تو روٹی پانی کا بندوبست کرو۔ گرمی کا موسم ہو
 تو پنکھا بھل کر ٹھنڈا کرو غرضکہ اُسکی راحت و آرام کی باتیں کرو۔ روپیہ پیسہ
 کی باتیں ہرگز کرنے لگو کہ ہمارے واسطے کیا لائے۔ کتنا خرچ لائے خرچ کا
 بٹوالکمان ہے دیکھیں کتنا ہے جب وہ خود دیدے تو یلویہ حساب نہ پوچھو
 کہ تنخواہ تو بہت ہے اتنے پیسے میں بس اتنا ہی لائے۔ تم بہت خرچ
 کر دیتے ہو کا بے میں اٹھایا۔ کیا کر ڈالا۔ کبھی خوشی کے وقت سلبقہ کے تھے
 باتوں باتوں میں پوچھو تو خیر اسکا کچھ حرج نہیں اگر اُس کے مان باب
 بندہ مون اور روپیہ پیسہ سب اُن ہی کو دیوے تھلا سے ہاتھ پر رکھے
 تو کچھ بُرا نہ مانو بلکہ اگر تمکو دیوے بھی تب بھی عقلندی کی بات یہ ہے کہ
 تم اپنے ہاتھ میں نہ لو اور یہ کہو کہ اُن ہی کو دیدو تاکہ اُن کا دل سیلا نہ ہو
 اور تمکو بُرا نہ کہیں کہ بھونے لڑکے کو اپنے ہی پھندے میں کر لیا جب تک
 سانس خُسر زندہ رہیں اُنکی خدمت کو اُنکی تابعداری کو فرض جانو اور اسی میں
 اپنی عزت سمجھو اور سانس مندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو

کہ ساس سندون سے بگاڑ ہو جانے کی یہی جڑ ہے۔ خود سوچو کہ مان بپ سے
اُسے پلا پو سا اور اب بڑھاپے میں اس آسرے اُنکی شادی بیاہ کیا کر ہو
آرام ملے اور جب ہو آئی تو دُولی سے اُترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ
میان آج مان باپ کو چھوڑ دین۔ پھر جب مان کو معلوم ہوتا ہو کہ یہ بیٹے کو
ہم سے چھڑاتی ہے تو فساد پھیلتا ہے۔ کُٹنے کے ساتھ بل جل کے رہو اپنا
معاملہ شروع سے ادب لحاظ کا رکھو چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کا ادب کیا
کرد۔ اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمے نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز پڑخی نہ ہینے
دو کہ غلامی اُسکو اٹھائیوے گی۔ جو کام ساس ننہین کرتی ہین تم اُس کے
کرنے سے عار نہ کرو تم خود بے کسے اُن سے لے لو اور کر دو اس سے اُنکے
دلون میں تمھاری محبت پیدا ہو جاوے گی۔ جب دو آدمی چکے
چکے باتین کرتے ہوں تو اُنسے الگ ہو جاؤ اور اُسکی ٹوہ مت لگاؤ کہ
اِس میں کیا باتین ہوتی تھیں اور خواہ مخواہ یہ بھی نہ خیال کرو کہ کچھ ہماری
ہی باتین ہوں ہوئی۔ یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ مسلسل میں بے
دلی سے مت رہو اگرچہ نیا گھر نئے لوگ ہونے کی وجہ سے
جی نہ لگے لیکن جی کو سمجھانا چاہیے نہ کہ وہاں رونے لگیں اور جب دیکھو تو
بیٹھی رو رہی ہین۔ جاتے دیر نہیں ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کر دیا بات چیت
میں خیال رکھو نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کر وجوہی لگے نہ اتنی کم کہ
منت خاں کے بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی بُرا ہے اور غور سمجھا جاتا ہے اگر
مسلسل میں کوئی بات ناگوار اور بُری لگے تو سیکے میں اگر جھلی نہ کھاؤ

سے ساری کی ذرا ذرا سی باپ آکر مان سے کہنا اور یاؤں کا خود بخود کھو کر
 پوچھتا بڑی بڑی بات ہے اسی سے لڑائیاں پڑتی ہیں اور جھگڑے
 کھڑے ہوتے ہیں اسکے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ شوہر کی چیز دن کو
 خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو رہنے کا کرہ صاف ہے کھو گندہ نہ رہے۔ دستبرلا
 بچھا ہوا شکن نکال ڈالو تکیہ میلا ہو گیا ہو تو غلاف بدل دو۔ نہ تو سی ڈالو۔
 جب خود اس نے کہا اور اسکے کہنے پر نہ کیا تو زمین کیا بات ہی لطف تو
 ایسی میں ہے کہ بے کہے سب چیزیں ٹھیک کر دو۔ جو چیزیں تمہارے پاس
 رکھی ہوں انکو حفاظت سے رکھو۔ کپڑے ہوں تو تہ کر کے رکھو یوں ہی
 ملکونج کے نہ ڈالو ادھر اُدھر نہ ڈالو کہیں قرینہ سے رکھو۔ کبھی کسی کام میں
 حیلہ حوالہ نہ کرو نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے
 پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔ اگر غصہ میں کبھی کچھ برا بھلا کہے تو تم ضبط
 کرو اور بالکل جواب نہ دو وہ چاہے جو کچھ کہے تم چکی بیٹھی رہو غصہ اترنے
 کے بعد دیکھنا کہ خود پشیمان ہو گا اور تم سے کشادہ رخ رہے گا اور پھر بھی
 اللہ تبارک تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا۔ اور اگر تم بھی بول اٹھیں
 تو بات بڑھ جائیگی پھر نہیں معلوم کہاں تک تو بت ہو چکے ذرا ذرا سے
 شبہ پر ہمت نہ لگاؤ کہ تم فلاں کے ساتھ بہت ہنساکرتے ہو۔ فلاں
 زیادہ جایا کرتے ہو۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اس میں اگر مرد بے قصور
 ہوا تو تم ہی سوچو کہ اسکو کتنا بُرا لگے گا اور اگر سچ سچ اسکی عادت ہی
 خراب ہے تو یہ خیال کرو کہ تمہارے غصہ کرنے اور بکنے جھکنے سے کوئی دباؤ

ڈال کر زبردستی کرنے سے تمھارا ہی نقصان ہے اپنی طرف سے دل میلانا کرانا ہو تو کرا لو۔ ان باتوں سے کہیں عادت چھوڑتی ہے عادت چھوڑانا ہو تو عقلمندی سے۔ ہوتنہائی میں چپکے سے سمجھاؤ بچاؤ اگر سمجھائے بچانے اور تنہائی میں غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوڑے تو خیر صبر کر کے بیٹھی رہو۔ لوگوں کے سامنے گاتی بہت پھر دو اور اسکو رسوا نہ کرو نہ گرم ہو کر اسکو زیر کرنا چاہو کہ اس میں زیادہ کد ہو جاتی ہے اور غصہ میں اگر زیادہ کرنے لگتا ہے۔ اگر تم غصہ کرو گی اور لوگوں کے سامنے بک چھک کے رسوا کرو گی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا پھر اس وقت روتی پھر وگی اور یہ خوب یاد رکھو کہ مردوں کو خدا نے شیر بنایا ہے دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہو سکتے۔ انکے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے ان پر غصہ اور گرمی کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے اگرچہ اسکا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا لیکن جب فساد کی جڑ پکڑی تو کبھی نہ کبھی ضرور اسکا خراب نتیجہ پیدا ہو گا۔ لکھنؤ میں ایک بی بی کے سیان بڑے بد چلن ہیں دن رات باہر ہی بازاری کے پاس رہا کرتے ہیں گھر میں بالکل نہیں آتے۔ اور طے ہے کہ وہ بازاری فرمائشیں کرتی ہے کہ آج پلاؤ کے آج فلائی چیز کے اور وہ بیچاری دم نہیں مارتی جو کچھ میان کہلا بھیجتے ہیں روزمرہ برابر پکا کر کھانا باہر بھیجتی رہے اور کبھی کبھی سانس نہیں لیتی ہے۔ دیکھو ساری خلقت اس بی بی کو کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا کے سیان جو اسکو رتبہ ملے گا وہ الگ رہا اور

جس دن میان کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بد چلنی چھوڑ دی اُس دن سے بس بی بی کے غلام ہی ہو جاوین گے۔

اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ

جاننا چاہیے کہ یہ امر بہت ہی خیال رکھنے کے قابل ہے کیونکہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بُری پختہ ہو جاتی ہے وہ عمر بھر نہیں جاتی اسلئے بچپن سے جوان ہونے تک اُن باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے نمبر ۱ نیکیخت دیندار عورت کا دودھ پلاوین دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے نمبر ۲ عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سپاہی سے ڈراتی ہیں کہیں اور ڈراؤنی چیزوں سے سو یہ بُری بات ہے اس سے بچہ کا دل کمزور ہو جاتا ہے نمبر ۳ اسکے دودھ پلانے کے لیے اور کھانا کھلانے کے لیے وقت مقرر رکھو کہ وہ تندرست رہیں نمبر ۴ انکو صاف ستھرا رکھو کہ اس سے تندرستی رہتی ہے نمبر ۵ اُس کا بہت بناؤ سنگار مت کرو نمبر ۶ اگر لڑکا ہو اسکے سر پر بال مت بڑھاؤ نمبر ۷ اگر لڑکی ہے اُسکو جب تک پردہ میں بیٹھنے کے لائق نہ ہو جاوے نہ یورمت پہناؤ اس سے ایک تو اُنکی جان کا خطرہ ہے دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں ہونا اچھا نہیں نمبر ۸ بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا کپڑا پیسہ اور ایسی چیزیں دلوایا کرو اس طرح کھانے پینے کی چیزیں بھائی بہنوں کو یا اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو تاکہ اُنکو سخاوت کی عادت ہو کر یہ یاد رکھو کہ تم اپنی چیزیں اُنکے ہاتھ سے دلوایا کرو خود جو چیز شرع سے

اُن ہی کی ہوا سُکا دلا نا کہ یکو درست نہیں نمبر ۹ زیادہ کھانے والوں کی برائی اُسکے سامنے کیا کرو مگر کسیکا نام لیکر نہیں بلکہ اسطرح کہ جو کوئی بہت کھاتا ہے لوگ اُسکو جہنمی سمجھتے ہیں اُسکو بیل جانتے ہیں نمبر ۱۰ اگر لڑکا ہوسفید کپڑے کی رغبت اُسکے دل میں پیدا کرو اور رنگین اور مختلف کے لباس سے اُسکو نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں تم ماشاء اللہ مرد ہو۔ ہمیشہ اُس کے سامنے ایسی باتیں کیا کرو نمبر ۱۱ اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگ چوٹی بہت تکلف کر کے کپڑوں کی اُسکو عادت مت ڈالو نمبر ۱۲ اُسکی سب ضدیں پوری مت کرو کہ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے نمبر ۱۳ چلا کر بولنے سے رو کو خاص کر اگر لڑکی ہو تو چلانے پر خوب ڈانٹو ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہو جاوے گی نمبر ۱۴ جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں یا پڑھنے کھنسنے سے بھاگتے ہیں یا تکلف کے کھانے کپڑے کے عادی ہیں اُنکے پاس بیٹھنے سے اُنکے ساتھ کھینے سے اُنکو بچاؤ نمبر ۱۵ ان باتوں سے اُسکو نفرت دلاتی رہو غصہ جھوٹ بولنا۔ کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا۔ چورمی چھلی کھانا۔ اپنی بات کی پیچ کرنا خواہ مخواہ اُسکو تانا بٹفائدہ بہت باتیں کرنا بے بات ہنسنا یا زیادہ ہنسنا دیکھو کہ دینا۔ بھلی بُری بات کا نہ سُچنا اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہو جاوے فوراً اُسکو روکو اُس پر تنبیہ کرو نمبر ۱۶ اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسیکو مار بیٹھے مناسب نہر دو تاکہ پھر ایسا کرے ایسی باتوں میں پیار دلا رہیشہ کو بچہ کو کھو دیتا ہے۔ نمبر ۱۷ بہت سویرے

ست سونے دو نمبر ۱۸ سویرے جانے کی عادت ڈالو نمبر ۱۹ اجبات
 برس کی عمر ہو جاوے نماز کی عادت ڈالو نمبر ۲۰ جب مکتب میں جانے
 کے قابل ہو جاوے اول قرآن مجید پڑھو اور نمبر ۲۱ جہان تک ہو سکے
 دیندارانہ اساتذہ سے پڑھو اور نمبر ۲۲ مکتب میں جانے میں کبھی رعایت
 نہ کرو نمبر ۲۳ کسی کسی وقت انگلیوں کی حکایتیں سنایا کرو
 نمبر ۲۴ انگلیوں کی کتابیں مت دیکھئے دو جنہیں عاشقی معشوقی کی باتیں
 یا شرع کے خلاف مضمون یا اور بیہودہ قصے یا غزلین وغیرہ ہوں
 نمبر ۲۵ ایسی کتابیں پڑھو اور جس میں دین کی باتیں اور دنیا کی
 ضروری کارروائی آ جاوے نمبر ۲۶ مکتب سے آنے کے بعد
 کچھ بدل بدلنے کے لئے اسکو کھیلنے کی اجازت دو تاکہ اسکی طبیعت کشمکش ہو جاوے
 لیکن کھیل ایسا ہو جس میں کوئی گناہ نہ ہو جٹ لگنے کا اندیشہ نہ ہو نمبر ۲۷
 آتشازی یا باجہ یا فضول چیزیں مول لینے کے لئے پیسے مت دو۔
 نمبر ۲۸ کھیل تماشے دکھلانے کی عادت مت ڈالو نمبر ۲۹ اولاد کو
 ضرور کوئی ایسا ہنر سکھلا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت
 چارپے حاصل کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا گزارہ کر سکے نمبر ۳۰ اگر کوئی
 اتنا لکھنا سکھلا دو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب کتاب لکھ سکے نمبر ۳۱
 بچوں کو عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کیا کریں پانچ اور ست
 نہو جاوے اگر کوئی رات کو بچو نا اپنے ہاتھ سے بچاؤ صبح کو سویرے
 اٹھ کر سر کر کے احتیاط سے رکھدین کپڑوں کی گھڑی اپنے انتظام میں رکھیں

اُدھر اُپٹا خود سی لیا کرین کپڑے خواہ سیلے ہوں خواہ اُبلے ہوں ایسی جگہ رکھیں جہاں کپڑے کا چوہے کا اندیشہ نہ ہو۔ دھوپ کو خود گن کر دین اور لکھ لین اور گن کر پرتال کر کے لین نمبر ۳۲ لڑکیوں کو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب اُٹھو دیکھ بھال لیا کرو نمبر ۳۳ لڑکیوں سے کہو کہ جو کام کھانے پکانے سینے پر ورنے کپڑے رنگنے چیز بننے کا گھر میں ہوا کرے اُس میں غور کر کے دیکھا کرو کہ کیونکر ہو رہا ہے نمبر ۳۴ جب بچہ سے کوئی بات خوبی کی ظاہر ہو اُس پر خوب شاباش دو پیار کرو بلکہ اُسکو کچھ انعام دو تاکہ اُس کا دل بڑھے اور جب اُسکی کوئی بُری بات دیکھو اول تنہائی میں اُسکو سمجھاؤ کہ دیکھو بُری بات ہو دیکھنے والے دل میں کیا کہتے ہو نگے اور جس جس کو خبر ہوگی وہ دل میں کیا کہے گا خبردار پھر مت کرنا۔ نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے اور اگر پھر وہی کام کرے تو مناسب سزا دو نمبر ۳۵ مانگو چاہیے کہ بچہ کو باپ سے ڈراتی رہے نمبر ۳۶ بچہ کو کوئی کام چھپا کر مت کرنے دو کھیل ہو یا کھانا ہو یا کوئی اور شغل ہو جو کام چھپا کر کرے گا سمجھ جاؤ کہ وہ اُسکو بُرا سمجھتا ہے سو اگر وہ بُرا ہے تو اُس سے چھڑواؤ اور اگر اچھا ہے جیسے کھانا پینا تو اُس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائے پیے نمبر ۳۷ کوئی کام محنت کا اس کے ذمہ مقرر کر دو جس سے صحت اور محنت ہے سستی نہ آنے پاوے مثلاً لڑکوں کے لئے ڈنڈ بگدر کرنا ایک آدھ میل چننا اور لڑکیوں کے لئے چکی یا چرخہ چلانا ضرور ہے اُس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کاموں کو

عیب نہ سمجھیں کی نمبر ۸۳ چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے گا۔
 اوپر اٹھا کر نہ چلے نمبر ۹۳ اسکو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو زبان سے
 جال سے برتاؤ سے شیخی نہ بگھارنے پاؤں سے یہاں تک کہ اپنے ہم عمر بچوں
 سے ٹھکرائے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب و قلم و دیوات سختی تک
 کی تعریف نہ کرنے پاؤں نمبر ۹۴ کبھی کبھی اسکو دو چار پیسے دیدیا کر دے اپنی
 مرضی کے موافق خرچ کیا کرے مگر اسکو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر
 نہ خریدے **نمبر ۹۵** اسکو کھانے کا طریقہ اور محفل میں اٹھنے
 بیٹھنے کا طریقہ سکھاؤ تھوڑا تھوڑا ہم کھے دیتے ہیں۔

کھانے کا طریقہ

دائیں ہاتھ سے کھاؤ شروع میں بسم اللہ کو اپنے سامنے سے کھاؤ اور دوسرے
 ہاتھ سے کھاؤ کھانے کو گھور کر مت دیکھو کھانے والوں کی طرف مت دیکھو
 بہت جلدی جلدی مت کھاؤ خوب چاکر کھاؤ جب تک لقمہ نہ نکلے دوسرا
 لقمہ منہ میں مت رکھو شور یا وغیرہ کپڑے پر نہ پٹکنے پاؤں سے انگلیاں
 ضرورت سے زیادہ سنسنے نہ پاؤں۔

محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے ملو ادب سے ملو نرمی سے ملو محفل میں تھو کو نہیں دمان ناک
 صاف مت کرو اگر ایسی ضرورت ہو دمانے الگ چلی جاؤ دمان اگر چائی

یا چھینک آئے منہ پر ہاتھ رکھ لو آواز پست کرو کیسی طرف پشت مت
 کرو کیسی طرف پائون مت کرو ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دیکر مت بیٹھو انگلیاں
 مت چٹھاؤ بلا ضرورت بار بار کیسی طرف مت دیکھو ادب سے بیٹھی رہو بہت
 بولو بات بات میں قسم مت کھاؤ۔ جہان تک ممکن ہو خود کلام مت شروع کرو
 جب دوسرے شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو تاکہ اُس کا دل نہ بچھے البتہ اگر
 گناہ کی بات ہو مت سنو یا تو منع کرو یا وہاں سے اُٹھ جاؤ۔ جب تک
 کوئی شخص بات پوری نہ کرے بیچ میں مت بولو جب کوئی آؤسے اور محفل
 میں جگہ نہ ہو ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ مل کر بیٹھ جاؤ کہ جگہ ہو یا نہ
 جب کسی سے ملو یا رخصت ہونے لگو السلام علیکم کہو اور جواب میں وعلیکم
 السلام کہو اور طرح طرح کے الفاظ مت کہو۔

حقوق کا بیان

مان باپ کے حقوق۔ نمبر ۱۔ اُنکو تحفی نہ پونچاؤے اگرچہ اُنکی طرف سے
 کچھ زیادتی ہو۔ نمبر ۲۔ زبان سے برتاؤ سے اُنکی تعظیم کرے نمبر ۳۔ جائز کاموں
 میں اُنکی اطاعت کرے نمبر ۴۔ اگر اُنکو حاجت ہو مال سے اُنکی خدمت کرے
 اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔ مان باپ کے انتقال کے بعد انکے یہ حقوق
 ہیں نمبر ۱۔ اُنکے لیے دعائے مغفرت و رحمت کرتا رہے۔ نفل عبادت اور خیرات کا
 ثواب اُنکو پونچا تا رہے نمبر ۲۔ اُنکے ملنے والوں کے ساتھ احسان اور خدمت
 سے اچھی طرح پیش آؤے نمبر ۳۔ اُنکے ذمہ جو قرضہ ہو یا کسی جائز کام کی وصیت

اگر گئے ہوں اور خدا نے مقید کر دیا ہو اسکو ادا کر کے نمبر ہم انکے مرنے کے
 بعد خلاف شرع رونے اور جیلانے سے بچے ورنہ انکی روح کو تکلیف
 ہوگی اور داد و ادائیگی اور نانا نانی کا حکم شرع میں مثل مان باپ کے ہے
 انکے حقوق بھی مثل مان باپ کے سمجھنا چاہیے۔ یہ طرہ خالہ اور ماموں مثل
 مان کے اور چچا اور پھوپھی مثل باپ کے ہیں حدیث کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے
 انا کے حقوق یہ ہیں نمبر ۱ اس کے ساتھ ادب سے پیش آنا نمبر ۲ اگر
 اسکو مال کی حاجت ہو۔ اور اپنے پاس گنجائش ہو۔ اسکا خیال کرنا۔
 سوتیلی مان چونکہ باپ کی دوست ہے اور باپ کے دوست کے ساتھ
 احسان کرنے کا حکم آیا ہے اسلئے سوتیلی مان کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ جیسا بھی
 مذکور ہوا۔

بڑا بھائی حدیث کی رو سے مثل باپ کے ہے اسلئے معلوم ہوا کہ چھوٹا بھائی
 مثل اولاد کے ہے پس انکے آئیں بین ویسے ہی حقوق ہونگے جیسے مان
 باپ اور اولاد کے ہیں اسطرح بڑی بہن اور چھوٹی بہن کو سمجھ لینا چاہیئے۔
 قرابت داروں کے حقوق نمبر ۱ اپنے گھر اگر محتاج ہوں اور کھانے
 لکانے کی قدرت نہ رکھتے ہوں تو گنجائش کے موافق انکے ضروری
 خرچ کے خبر گیری رکھے نمبر ۲ گاہ گاہ اُن سے ملنا ہے نمبر ۳
 اُن سے قطع قرابت نہ کرے بلکہ اگر کسی قدر اُن سے ایذا بھی پونچھے
 تو صبر افضل ہے۔

علاقہ مصاہرہ یعنی سسرالی رشتہ کو قرآن میں خدایے تعالیٰ نے نہ

ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ساس اور سر اور سارے اور بنوئی اور داماد اور
 بہو اور بیوی کی پہلی اولاد اور اسی طرح میان کی پہلی اولاد کا بھی کسی قدر حق ہو تا ہے
 اس لیے ان علاقوں میں بھی رعایت احسان و اخلاق کی اور ونسے زیادہ
 رکھنا چاہیے عام مسلمانوں کے حقوق نمبر ۱ مسلمان کی خطا کو معاف
 کرے نمبر ۲ اُس کے رونے پر رحم کرے نمبر ۳ اُس کے عیب کو
 ڈھانکے نمبر ۴ اُس کے عذر کو قبول کرے نمبر ۵ اُسکی تکلیف کو دور
 کرے نمبر ۶ ہمیشہ اُسکی خیر خواہی کرتا رہے نمبر ۷ اُسکی محبت نبھائے
 نمبر ۸ اُس کے عہد کا خیال رکھے نمبر ۹ جوار غوث کو بے گناہ نمبر ۱۰ امر جاوے
 تو دعا کرے نمبر ۱۱ اُسکی دعوت قبول کرے نمبر ۱۲ اسکا تہذیب قبول کرے
 نمبر ۱۳ اس کے احسان کے بدلے احسان کرے نمبر ۱۴ اُسکی نعمت کا شکر گزار
 نمبر ۱۵ ضرورت کے وقت اُسکی مدد کرے نمبر ۱۶ اُس کے بال بچوں کی حفاظت
 کرے نمبر ۱۷ اس کا کام کر دیا کرے نمبر ۱۸ اُسکی بات کو سنے نمبر ۱۹ اُسکی
 سفارش قبول کرے نمبر ۲۰ اس کو مراد سے نا امید نہ کرے نمبر ۲۱ وہ چھینک کر
 اچھرتے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے نمبر ۲۲ اُسکی گم ہوئی چیز اگر ملجاوے
 تو اس کے پاس پہنچا دے نمبر ۲۳ اس کے سلام کا جواب دے نمبر ۲۴ نرمی و خوش
 خلقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرے نمبر ۲۵ اس کے ساتھ احسان کرے
 نمبر ۲۶ اگر وہ اس کے بھروسہ قسم کھا بیٹھے تو اس کو پورا کر دے نمبر ۲۷ اگر اُس پر
 کوئی ظلم کرتا ہو اُسکی مدد کرے اگر وہ کسی پر ظلم کرتا ہو روک دے نمبر ۲۸ اس کے
 ساتھ محبت کرے دشمنی نہ کرے نمبر ۲۹ اس کو زسوانہ کرے نمبر ۳۰ جو بات

اپنے لیے پسند کرے اسکے لیے بھی پسند کرے نمبر ۳۱ ملاقات کے وقت اس کو سلام کرے اور مرد سے مرد اور عورت سے عورت مصافحہ بھی کرے تو اوپر بتسہرہ نمبر ۳۲ اگر باہم اتفاقاً کچھ بخش ہو جاوے تین روز سے زیادہ کلام ترک نہ کرے نمبر ۳۳ اس پر بدگمانی نہ کرے نمبر ۳۴ اسپر حسد و بغض نہ کرے نمبر ۳۵ اسکو بھی بات بتاؤ بڑی بات سے منع کرے نمبر ۳۶ چھوٹا ہنر و جم اور بڑوں کا ادب کرے نمبر ۳۷ دو مسلمانوں میں منہ نہ ہو جاوے انکی آپس میں صلح کرادے نمبر ۳۸ اسکی غیبت نہ کرے نمبر ۳۹ اسکو سپر حکا نقصان نہ پہنچاوے نہ مال میں نہ آبرو میں - نمبر ۴۰ اسکو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے ہمسایہ کے حقوق نمبر ۴۱ اسکے ساتھ احسان اور رفاقت سے پیش آوے نمبر ۴۲ اسکی بیوی بچہ انکی آبرو کی حفاظت کرے نمبر ۴۳ کبھی کبھی اسکے گھر تحفہ وغیرہ بھیجتا ہے بالخصوص جب وہ فاقہ زدہ ہو تو ضرور تھوڑا بہت کھانا اسکو دے نمبر ۴۴ اسکو تکلیف نہ دے ملکی ملکی باتوں میں اس سے نہ اُٹھے اور جیسے شہر میں ہمسایہ ہوتا ہے اسی طرح سفر میں بھی ہوتا ہے یعنی سفر کا رفیق جگہ سے ساتھ ہوا ہو یا راہ میں اتفاقاً اسکا ساتھ ہو گیا امر کا حق بھی مثل اسی ہمسایہ کے ہے اسکے حقوق کا خلاصہ یہ ہے کہ اسکی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے بعض آدمی ریل میں یا بسلی میں دوسری سواریوں کے ساتھ بہت آپا دچالی کرتے ہیں یہ بہت بُری بات ہے اسی طرح جو دوسروں کا محتاج ہو پیسے تمیم اور بیوہ یا عاقر و ضعیف یا سیکین بیمار اور ماتھے پاؤں سے معذور یا مسافر یا سائل ان لوگوں کے یہ حقوق زیادہ ہیں نمبر ۴۵ ان لوگوں کی خدمت مال سے کرنا نمبر ۴۶ ان لوگوں کا کام اپنے ماتھے پاؤں سے کرنا نمبر ۴۷ ان لوگوں کی دلجوئی اور تسلی کرنا